REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R. N. 61/57.

REGD. NO. P/GDP-3

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۴ — شمارہ ۲۳

ایڈیٹر — خورشید احمد انور
نائب — جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۱۹ رمضان ۱۴۰۵ھ — ۶ احسان ۱۳۶۴ ہش — ۶ جون ۱۹۸۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان - ۲ احسان (جون) - حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب امام پیارے آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا [illegible] بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشان کرام [illegible]

● ماہ رمضان المبارک کے دوران [illegible] حدیث شریف کے درس کا بابرکت سلسلہ جاری ہے۔ ہفتہ زیر اشاعت کے دوران [illegible] مولوی [illegible] صاحب فضل نے سورۃ الاعراف تا سورۃ التوبہ [illegible] مولوی [illegible] احمد صاحب خادم نے سورۃ یونس تا سورۃ یوسف کا درس [illegible] مولوی بشیر احمد صاحب قمر [illegible] سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ المومنون کا درس دے رہے ہیں۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

روزہ، نماز، قیام اللیل، بکثرت تلاوت قرآن کریم، سخاوت اور آفات نفس سے بچنا

رمضان کا مہینہ ان پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ ہے

اس مہینہ سے جتنا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ

از افاضات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

"ماہ رمضان اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آرہا ہے۔ اور ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس نعمت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ اس مہینہ میں تمام قسم کی عبادتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کو قائم کرنے یا ادا کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ پہلے تو روزہ۔ دوسرے نماز کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تیسرے قیام اللیل یعنی راتوں کو اٹھ کر عبادت کرنا۔ چوتھے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے۔ پانچویں سخاوت اور پانچویں آفات نفس سے بچنا ہے [illegible] ان پانچ عبادات کا مجموعہ ماہ رمضان ہوتا ہے"

(الفضل ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

[illegible] زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہو اٹھاؤ۔ اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں [illegible] پانے کی کوشش کرو [illegible] زیادہ سے زیادہ [illegible] کے ساتھ دعائیں [illegible] اور ان کی دعائیں [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] اس کے [illegible] ڈال کر وہ ہم پر [illegible] رحمتوں کو [illegible] کے ساتھ [illegible] رکھ سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء)

"روزہ رکھنا ہر اس شخص کے لئے [illegible] ضروری ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔ بعض آسانیاں پیدا کیں [illegible] ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔ لیکن کسی احمدی کی "خو" "بہانہ جو" نہیں ہونی چاہیئے کہ بہانے ڈھونڈ کر روزوں سے بچنے کی راہ کو وہ اختیار کرے ...... روزہ رکھنا ہر اس احمدی پر جس کو رکھنا چاہیئے فرض ہے اور ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو اس کی سزا مقرر کی، نہ رکھنے کی، اس کے حکم توڑنے کی، وہ کوئی دنیوی سزا نہیں ہے۔ اور یہ یاد رکھیں کہ دنیا کی کوئی سزا اللہ تعالیٰ کی سزا کا کفارہ نہیں بن سکتی۔"

(الفضل ۶ جولائی ۱۹۸۱ء)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد المجید و عبد الرؤف مالکان میسرز سارو ٹمبر مارٹ - صالح نگر - کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۶ احسان ۱۳۴۴ ہش

حکومت پاکستان کا نوٹیفیکیشن اور کلکتہ ہائی کورٹ کا فیصلہ

قرآن عظیم بنی نوع انسان کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والا ایک زندہ اور زندگی بخش آسمانی پیغام ہے۔ جو اپنے پُرشوکت دعاوی، عظیم الشان دلائل اور بے نظیر حقائق و معارف کے اعتبار سے یقیناً اس بات کا مستحق ہے کہ اسے کثرت سے پڑھا جائے۔ اُس کے مفاہیم و مطالب پر غور کر کے ان سے اکتساب فیض کیا جائے۔ دُنیا کی ہر زبان میں منتقل کر کے اُن تراجم کی ملکوں ملکوں اور شہروں شہروں بکثرت اشاعت کی جائے تاکہ تمام تعلیمات کے ہمہ گیر، جامع، دائمی اور عالمگیر رُوحانی پیغام سے دُنیا کا ہر انسان مستفیض ہو سکے۔ جہاں تک غیر زبانوں میں تراجم و تفاسیر قرآن کا تعلق ہے یہ کام گزشتہ چودہ سو سال سے جاری ہے اور جب تک عشاقِ قرآن موجود ہیں تب تک جاری رہے گا۔ ایک تحقیق کے مطابق اب تک برِّ صغیر ہند و پاک میں شائع ہونے والے صرف اُردو تراجم و تفاسیر قرآن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵۷ سے تجاوز کر چکی ہے۔ جبکہ ۳۶۶ نامکمل تراجم و تفاسیر اس کے علاوہ ہیں۔ (سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد ۲ صفحہ ۹۰۶، ۹۵۰) اور چونکہ ہر مترجم و مفسّر کا اندازِ فکر، طرزِ استدلال اور زبان دانی کا معیار دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اس لئے ہر ترجمہ اپنا مخصوص رنگ اور منفرد مقام رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض تراجم و تفاسیر قرآن کو اختلافِ عقائد کی بناء پر گرچہ ہمارا ذہن درست تسلیم نہیں کرتا، پھر بھی ہم گزشتہ مترجمین و مفسرین کے زُہد و تقویٰ، بے لوث خدمتِ دین اور انتھک محنت و کاوش کو دیکھتے ہوئے ان تمام تراجم و تفاسیر قرآن کو یکساں قدر و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ ارشادِ نبوی ؐ اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ کے مطابق عقائد و نظریات کا یہ اختلاف بھی ہمارے لئے رحمت اور برکت کا موجب ہے۔

مگر افسوس کہ برِّصغیر میں رائج مختلف تراجم و تفاسیر قرآن کے باب میں یہ میانہ رو اور معتدل رویّہ اختیار کرنے کی بجائے عرصہ قریباً چار سال قبل حکومت مغربی پنجاب (پاکستان) نے وہاں کے متعصب اور جاہل مُلّاؤں کے زیرِ اثر جو ناواجب اور غیر معتدل رویّہ اختیار کیا اُسے ہم ابھی تک بھول نہیں پائے ہیں۔ لیجئے آپ بھی اس اندوہناک تاریخی سانحہ کو ایک بار پھر اپنے ذہنوں میں مستحضر کرنے کے لئے وزارتِ داخلہ حکومتِ پنجاب (پاکستان) کے نوٹیفیکیشن نمبر 1-4/H-SPL-III/3781 مورخہ 24-5-1961 کی ان سطور کا مطالعہ کیجئے:۔

"(ترجمہ) حکومتِ پنجاب اس بات کی تسلی کر لینے کے بعد کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی طرف سے کیا گیا قرآن مجید بامحاورہ اُردو ترجمہ جو قرآن پبلیکیشنز ربوہ نے باہتمام شیخ عبد الواحد سن رائز پیکیجز ۸ ڈیوس روڈ لاہور طبع کروا کر شائع کیا ہے، غیر درست، خود ساختہ ترجمہ پر مشتمل ہے۔ جو قرآن کے مستند اور مسلّمہ ترجموں کے منافی ہے اور یہ ترجمہ جان بوجھ کر اور ارادتاً پاکستان کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے۔ اور چونکہ یہ قرآن مجید ضوابط فوجداری کی دفعہ ۹۹/۸ کے ماتحت ضبط کئے جانے کے قابل ہے، لہٰذا حکومتِ پنجاب ضوابط فوجداری کی دفعہ ۹۹/۸ کے ماتحت اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے فوری طور پر مذکورہ بالا قرآن مجید کے تمام نسخوں کو بحق سرکار ضبط کرنے کا فیصلہ اور اعلان کرتی ہے۔"

محمد حیات اللہ خان ممبل

سیکرٹری حکومتِ پنجاب، ہوم ڈیپارٹمنٹ

واضح رہے کہ ایک کلمہ گو مسلمان فرقہ کی طرف سے شائع شدہ اُردو ترجمۃ القرآن کو بحق سرکار ضبط کئے جانے کی یہ کارروائی کسی غیر مذہبی یا غیر مسلم حکومت کی طرف سے نہیں بلکہ اُس حکومت کی طرف سے کی گئی جو خود کو اسلام کا محافظ اور قلعہ قرار دے کر بڑے طمطراق کے ساتھ اعلانیہ طور پر ملک کا شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کا ڈھنڈورا پیٹ رہی ہے۔

اس کے بالمقابل تصویر کا یہ رُخ بھی قابلِ دید ہے کہ ابھی چند روز قبل بنگال کے دو ہندوؤں نے کلکتہ ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن داخل کی جس میں قرآن مجید کے کسی ایک ترجمہ یا تفسیر پر نہیں بلکہ بذاتِ خود اس کے عربی متن پر بیجا اور بے بنیاد اعتراضات قائم کر کے کہ اس میں جابجا مذہبی جبر و تشدد اور نفرت و دشمنی کی تلقین کی گئی ہے اسے فوری طور پر ضبط کرنے کا مطالبہ کیا۔ واضح رہے کہ مذکورہ بالا رِٹ پٹیشن ایک ایسے ملک میں دائر کی گئی جس کی اکثریت ہندو مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ خود مدعیان بھی ہندو تھے اور وہ جج بھی ہندو تھے جن کی عدالت میں یہ رِٹ پٹیشن دائر کی گئی۔ ایسے میں یہ امکان غالب یہی تھا کہ شاید کلکتہ ہائی کورٹ اس مقدمہ میں حکومت مغربی پنجاب (پاکستان) سے بھی زیادہ سخت سزا دے گی مگر ان تمام توقعات کے برعکس عدالتِ عالیہ کے فاضل جج مسٹر جسٹس بی۔ سی۔ باسک نے اس مقدمہ میں اپنا جو تاریخ ساز فیصلہ دیا ہے وہ پاکستان کے مذہبی حکمرانوں کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے۔ لیجئے اس فیصلہ کا اُردو ملخص مکرم منظور احمد خان صاحب سوز ایم۔ اے کی زکیۃ المال قادیانی کے شکریہ کے ساتھ ذیل سے ملاحظہ فرمایئے:۔

"عدالتیں مقدس کتابوں پر فیصلہ صادر کرنے کی مجاز نہیں ہیں"

"کلکتہ ۱۷ مئی (یو۔این۔آئی) کلکتہ ہائی کورٹ کے فاضل جج جناب بی۔سی۔ باسک نے آج یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ قرآن کریم، بائبل، گیتا اور گرنتھ صاحب جیسی مقدس کتب پر عدالتیں فیصلہ صادر کرنے کی مجاز نہیں ہیں۔

جناب جسٹس باسک نے اپنے اٹھارہ صفحات کے فیصلہ میں قرآن کریم کے تعلق میں سوداگر کو پیش کردہ متنازعہ فیہ عرضی دعویٰ کو بے دلائل رد کرتے ہوئے فرمایا کہ —— (باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر) ——

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

نعت

بحضور سیّد الاوّلین والآخرین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

عدل و حکمت پر ہے مبنی جو نظام
حسنِ فطرت پر اُٹھا اس کا قوام
حبّذا! اے شرعِ مبیں کا اہتمام

ورثہ کا قانون مستحکم کیا — بیٹیوں کو بھی ملا اپنا مقام
سُود کی رسم جہاں سے ختم کی — خمر و میسر چھوڑ بیٹھے خاص و عام
تیرے ہادی نے ہی آ کر وقت پر — کر دیا قائم و حدیت کا نظام
امنِ عالم کی ہوئی محکم اساس — بغض و نفرت کا ہوا ہے اختتام

اے نبیّ انبیاء خیر الانام
ہر جہت میں ہے ترا فیضانِ عام
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں لاکھوں سلام

قابلیت میں تفاوت ہے ضرور — اس کا ہے تدبیر و حکمت پر قیام
گر نہ ہو کچھ قابلیت، کا لحاظ — کیسے پڑھ سکتے ہیں نیکی کا کلام
ربِ اکرم کی اسی میں شان ہے — جذبۂ سبقت رہے قائم مدام
چارپا اور آدمی میں فرق ہے — اُس کی دُنیا، آخرت اس کا مرام

اپنی فطرت پر رکیب پیدا اسے
ابنِ آدم ہو گیا والا مقام
اے خوشا! نوعِ بشر کا اہتمام

دین وہ ہے جس میں ہو دُنیا و دیں — ارتقاءِ رُوح کا ہو اہتمام
قریہ قریہ آئے ہیں پیارے نبی — ہند میں آئے ہیں کرشنا اور رام
جو بھی آئے اور جو بھی آئیں گے — تیرے ہی ظل میں بشر عالی مقام
اے امامِ اتقیاء و انبیاء — تو ہی ہے مقصودِ فطرت والسلام

تجھ پہ ہوں ہر دم خدا کی رحمتیں
روز و شب، صبح و مساء بالالتزام
پیش اے محسن تحفہ، محبت کے سلام

محتاجِ دُعا: خاکسار عبد الرحیم راٹھور۔

حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطبات جمعہ کا ملخّص

فرمودہ ۸ ر امان (مارچ) و ۱۲ ر شہادت (اپریل) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ ر مارچ ۱۹۸۵ء

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران کی آیت ۶۵ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ... فقولوا اشھدوا بانا مسلمون۔ تلاوت فرمائی اور فرمایا:۔

باوجود ہزاروں اختلافات کے قرآن کریم اہل کتاب کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ہم تمہیں ایک ایسی قدر مشترک کی طرف بلا رہے ہیں۔ جو تمام شدید عداوتوں کے باوجود قدر مشترک رہتی ہے۔ اور جس کی پیروی سے دنیا کے تمام اختلافات مٹ سکتے ہیں۔ اور وہ قدر مشترک توحید باری تعالیٰ پر ایمان ہے۔ فقولوا اشہدوا کے مطابق اور ہم اس کے مطابق تمہیں یہ بھی بتا رہے ہیں کہ تم اب گواہ بن گئے کہ ہم ہی مسلمان ہیں۔ کیونکہ ہم تمہیں اسی وحدت کے نقطہ کی طرف بلا رہے ہیں فرمایا:۔ یہ دنیا کی بدقسمتی ہے کہ اس نکتہ کو نظر انداز کر رہی ہے۔ اور پاکستان کی بدقسمتی یہ ہے کہ وہ ملک جو اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا وہ بھی اس نکتہ کو بھلا بیٹھا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی مخالفت میں ہر قدر مشترک کو مٹانے کے لئے تلا ہوا ہے۔

فرمایا:۔ گذشتہ جمعہ میں میں نے غیروں کی زبان سے ثابت کیا تھا کہ جماعت احمدیہ پاکستان کی بھی خیر خواہ ہے اور عالم اسلام کی بھی۔ اور اس سلسلہ میں تقسیم ہند سے پہلے کے واقعات بتائے تھے اب تقسیم ہند سے بعد کے واقعات بتاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے ہمیشہ مسلمانوں کی خدمت میں اور اسلام کے دفاع میں صف اوّل میں رہی ہے۔

جماعت احمدیہ پر روس، ہندوؤں اور انگریزوں غرضیکہ ہر قوم کا ایجنٹ ہونے کے الزام لگائے گئے ہیں۔ مگر امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا مسلک یہ ہے کہ ہر احمدی اپنے ملک کا وفادار ہے اور وفادار رہے گا۔ اگر دُنیا کے کسی بھی ملک میں بسنے والا احمدی پاکستان کے مفاد کے لئے اپنے ملک کا مفاد بیچ دے تو یہ اسلام کے خلاف ہے۔ اور اس صورت میں اپنے ملک کی غداری کے علاوہ اسلام سے بھی غداری ہوگی۔

پاکستان کے موجودہ حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔ اس وقت حکومت پاکستان پر جماعت اسلامی اور مجلس احرار حاوی ہے ان دونوں کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے پہلے مجلس احرار کا ذکر کیا ....

کہ اور پھر جماعت اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

جماعت اسلامی کی عالم اسلام سے محبت کا اندازہ ان تحریروں سے لگایا جا سکتا ہے۔ جن میں انہوں نے کہا ہے کہ اہل عرب اور ارض حجاز پر جاہلیت مسلط ہے اور وہ بنارس اور ہردوار کے مہنتوں کی طرح ہیں۔ باقی عالم اسلام مغضوب علیہم ہے

اور مصر کے حکمران فراعنہ مصر کے مثیل ہیں ....

مسئلہ فلسطین کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے سبوتاژ کر دیا اور دوسرے یہ کہ اسرائیل کی فوج میں احمدی بھی ہیں اور ان کا وہاں مشن ہے۔

فرمایا:۔ چونکہ اس خطبہ میں تفصیلی جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اگلے خطبہ میں تفصیلی جواب دوں گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بے شک وہاں ہمارا مشن موجود ہے مگر یہ یہودیوں کو مسلمان بنانے والا تبلیغی مشن ہے اور یہ تبلیغی مشن فلسطین کے قیام سے ۲۰ سال قبل ۱۹۲۸ء میں قائم ہوا تھا۔ اسی طرح دوسرے مسلمان بھی وہاں موجود ہیں اور ان کی مسجدیں بھی ہیں۔ فلسطین کے دوسرے مسلمانوں نے احمدیوں کے بارہ میں بڑی سچائی کے ساتھ یہ شہادت دی ہے کہ یہ اسلام کے اعلیٰ نمونے پر قائم ہیں اور یہاں کی فوج میں شامل نہیں اور یہودیوں سے دور رہنے والے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ایسی شہادتیں وہاں کے مفتی، قاضی، ممبر پارلیمنٹ سے لیکر سکول کے ہیڈ ماسٹر تک کے ہر طبقہ کے لوگوں نے دی ہیں۔ اور اصل تحریریں موجود ہیں۔

فرمایا:۔ میں نے اپنی کتاب "ربوہ سے تل ابیب تک" میں اس اعتراض کا یہ بھی جواب دیا تھا کہ اگر اسرائیل کی فوج میں ۶۰۰ احمدی ہیں تو یہ راز آپ کو کس نے بتایا ہے اور دوسرے یہ کہ ۶۰۰ تو درکنار، ۶۰ کیا ۶ کیا صرف ایک شخص کا نام ہی بتا دو جو احمدی ہو اور اسرائیلی فوج میں داخل ہو لیکن آج تک کسی نے ایک بھی نام پیش نہیں کیا۔

بہرحال تفصیلی جواب آئندہ خطبہ میں دوں گا البتہ جماعت نے عرب کے اسلامی مفادات کے لئے جو کام کیا اس ضمن میں صرف ایک حوالہ سنا دیتا ہوں۔ احراری اخبار "زمزم" ۱۹ جولائی ۱۹۴۶ء نے لکھا

موجودہ حالات میں خلیفہ صاحب نے مصر اور حجاز مقدس کے لئے اسلامی غیرت کا جو ثبوت دیا ہے وہ یقیناً قابل قدر ہے۔ اور انہوں نے اس غیرت کا اظہار کر کے مسلمانوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کی ہے۔

گویا اس وقت مسلمانوں کی ترجمانی کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی نظر آتی تھی اور آج اس کے الٹ راگ الاپ رہے ہو۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے دنیا کے تمام ممالک کے مسلمان عوام تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"مجھے اس بات کی خوشی بھی ہوتی ہے کہ یہ بہرحال قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ مسلمانان عالم میں اسلام کی محبت ضرور ہے اور یہ کچھ ظالم رہنما ہیں جنہوں نے اس محبت کا رخ غلط طرف موڑا ہے۔ اگر محبت نہ ہوتی تو اسلام کے نام پر وہ ان کو کبھی بھی جماعت احمدیہ کے خلاف نہ کر سکتے تھے اس لئے اب ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسلام سے محبت کرنے والوں کو واسطہ دیں۔ ان کو بتائیں کہ واقعات کیا ہیں۔ ان تک پہنچیں۔ بھول جائیں کہ علماء کیا کہہ رہے ہیں اور ان کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہے ہیں کہ ہمیں براہ راست مسلمان عوام تک پہنچنا ضروری ہے کیونکہ جہاں اسلام کی محبت ہے وہاں ضرور خدا تعالیٰ نے بھلائی رکھ دی ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ اسلام کی محبت رکھنے والوں کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع کرے اس لئے مجھے کامل یقین ہے کہ خواہ پاکستان کے مسلمان عوام ہوں یا انڈونیشیا کے ہوں یا یورپ میں بسنے والے ہوں یا افریقہ کے ممالک میں زندگی گذار رہے ہوں عوام الناس کو اگر جماعت احمدیہ سے حقائق بتا دیئے تو لازماً وہ اس کی طرف ہوں گے جس کی طرف اسلام ہو گا وہ لازماً اسی طرف ہوں گے جس کی طرف قرآن ہو گا۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ وہ صداقت کی تائید کریں گے کیونکہ اپنی طرف سے وہ محبت اسلام کی وجہ سے آپ کے دشمن ہو رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کی شکل اس طرح پیش

تمہاری پیشانیوں میں اثر سجود نظر آوے اور خدا تعالیٰ کی بزرگی تم میں قائم ہو

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ گلوب ایکسپورٹ مینوفیکچررس ۶ رابندرا سرانی کلکتہ ۷

فون:۔ 27-0441

گرام:۔ "GLOBEXPORT"

کی جاتی ہے کہ گویا آپ اسلام کے دشمن ہیں۔"
(بشکریہ ہفت روزہ "النصر" لندن ۱۵ مارچ ۱۹۸۵ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ اپریل ۱۹۸۵ء

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ طلاق کی آیت ..... فاتقوا اللہ ..... سے لیکر احسن اللہ لہ رزقاً تک تلاوت فرمائی اور فرمایا:۔

کہ حکومت پاکستان کے شائع کردہ قرطاس ابیض میں جو اعتراضات جماعت احمدیہ پر کئے گئے ہیں۔ ان میں ایک عمومی اعتراض تو یہ تھا کہ مسیح موعود نے جہاد کے خلاف فتویٰ دیا تھا۔ اب اسی اعتراض کو ایک اور رنگ میں اس طرح بھی پیش کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے والد نے ۱۸۵۷ء کی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف انگریزوں کی مدد کی تھی۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ:۔

ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف کوئی لڑائی مسلمانوں کی طرف سے ایسی نہیں لڑی گئی تھی کہ جسے جہاد کا نام دیا جا سکتا تھا اور جس کے نتیجہ میں اسلامی حکومت کا قیام ہوتا تھا۔ اس لئے جو اعتراض کیا گیا ہے وہ واقعۃً جھوٹا ہے۔ ۱۸۵۷ء کی لڑائی دراصل ہندوؤں کی بادشاہ بہادر شاہ ظفر کے خلاف سازش تھی جس کے لئے انہوں نے بعض علماء سے مل کر جہاد کے فتوے طلب کر لئے تھے۔ اگر اس میں فتح ہو بھی جاتی اور انگریزوں کو شکست ہو جاتی تو بھی مسلمانوں کی حکومت قائم نہ ہوتی۔ بلکہ ہندوؤں کی حکومت قائم ہوتی۔ اس لئے اسے جہاد کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

فرمایا:۔ اس اعتراض کا نتیجہ حکومت کے وائٹ پیپر میں یہ نکالا گیا ہے کہ انگریز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب کی پھر بھی کوئی مدد نہ کی اور ان کے خاندان کی حالت پتلی ہوتی گئی۔

فرمایا:۔ اس عبارت سے ہی حقیقت کھل جاتی ہے کہ انگریز نے اس خاندان کی کوئی مدد نہیں کی بلکہ جن لوگوں کی مدد کی گئی وہ دیوبندیہ وہابیہ فرقہ والے تھے۔ اور اسی طرح شیعہ بھی۔ جنہیں انگریزوں کی طرف سے نسلاً بعد نسلٍ وظائف دیئے گئے۔ اس ضمن میں حضور انور نے تاریخی حوالے پڑھ کر سنائے۔ نیز ایسے حوالے بھی پڑھے جن میں دیوبندیوں، شیعوں اور اہلحدیثوں کے بانی مبانی علماء نے انگریزوں کی حمایت اور باغیوں سے جنگ کے فتوے دیئے اور پھر عملی طور پر انہوں نے باغیوں سے جنگ بھی کی۔ نیز مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی، سر سید احمد خان صاحب کے فتوے سنائے جن میں ۱۸۵۷ء کی جنگ کو مفسدہ اور بغاوت قرار دیا گیا تھا اور یہ کہ اس لڑائی میں انگریزوں کے خلاف شامل ہونا حرام دی گئی تھی۔

وائٹ پیپر میں ایک اعتراض یہ بھی کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے احادیث کی مضحکہ خیز تاویلات کی ہیں اور مسیح کے دمشق میں نزول سے مراد قادیان لیا ہے اور نازل ہونے سے مراد یہ ہے کہ مسیح پیدا ہوگا۔

فرمایا:۔ اس کا جواب دو پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے دوں گا۔ ایک یہ کہ نزول سے مراد کیا ہے اور دوسرے یہ کہ اگر جماعت احمدیہ کی تاویلات کو مضحکہ خیز قرار دے کر تسلیم نہ کیا جائے تو کیا صورت رہتی ہے۔

فرمایا:۔ قرآن کریم میں بار بار نزول کا لفظ استعمال ہوا ہے اور ہر ایک میں قدر مشترک صرف خدا کے عظیم فضل اور احسانات کا پایا جانا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں لباس، لوہے اور انعام (چوپایوں) کی مثال دی جن کے لئے خدا تعالیٰ نے نزول کا لفظ استعمال کیا ہے۔ جن میں یہ حقیقت مضمر ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے عظیم فضلوں میں سے ہیں اسی طرح نبیوں میں سے صرف آنحضرتؐ کے لئے ہی لفظ نزول استعمال ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نبی ..... یعنی آنحضرتؐ سے اٹھایا ہے کسی اور نبی سے وہ قادر .....

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ لباس، لوہے اور چوپاؤں کے نزول کی اگر تاویل نہ کی جائے تو ان کا مضحکہ خیز ترجمہ یہ بنے گا کہ سلے سلائے کپڑے آسمان سے آتے ہیں اور اسی طرح لوہا اور دیگر چوپائے بھی اولوں کی طرح آسمان سے گرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق نزول کا لفظ حدیث میں آیا ہے اور اس کی یہ تاویل نہیں کرنے دیتے مگر جہاں آنحضرتؐ کے نزول کا لفظ قرآن میں آیا ہے وہاں خود تاویل کرتے ہیں۔ اب نزول کے ظاہری معنی کئے جائیں تو مسیح کے بارے میں تصور سامنے آتا ہے وہ بھی یہی ہوگا کہ وہ اترتا ہوا آسمان سے آئے گا اور دو ہزار سالہ بڈھا ہوگا پھر جنگلوں میں سوروں کو مارے گا۔ پھر صلیبیں توڑے گا اور پھر ایک لمبے چوڑے گدھے پر دجال آئے گا جس کے ساتھ لڑائی کرے گا اور پھر مسیح شادی بھی کرے گا وغیرہ۔

لیکن جو جماعت تاویل کرتی ہے وہ مسیح کی آمد کی انتہائی خوبصورت تصویر پیش کرتی ہے کہ وہ آسمانی نشانات کے ساتھ گویا دلائل کے مینار پر قائم ہوگا۔

پس اگر یہ ہماری بیوقوفی ہے تو تمہاری عقل سے لاکھ بار ہمیں اچھی ہے لیکن ہم صرف یہی کہیں گے کہ ام اعلیٰ قلوب اقفالھا۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریریں غیر علمی اور پھسپھسی سی ہیں۔

فرمایا:۔ اگر تحریریں ایسی ہی تو اس سے اسلام کو خطرہ کس طرح لاحق ہوگیا۔ فرمایا کہ اگر ہم ان تحریروں کے بارہ میں کچھ کہیں تو یہ نہیں مانیں گے مگر ہم ان کے علماء سے پوچھتے ہیں اردو کے ادیبوں سے پوچھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی تحریریں کس معیار کی تھیں؟ تو یہ ہمیں بتاتے ہیں کہ:۔

حضرت مسیح موعودؑ کا قلم سحر اور بیان جادو تھا اور مخالفوں کے مقابلہ میں ان کا مقام ایک فتح نصیب جرنیل کا تھا اور مغلوب کو غالب کر کے دکھایا۔ ان کی کتابیں پڑھنے سے وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ ان کی کتابوں کا جواب آریہ اور بڑے بڑے پادری آج تک نہ دے سکے۔ نیز یہ کہ سارے ہندوستان میں ان کی قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں وغیرہ۔

حضور انور نے مختلف اخباروں مثلاً اخبار وکیل، اخبار کرزن گزٹ، تہذیب نسواں، صادق الاخبار میں سے بڑے بڑے علماء اور ادیبوں کی تحریرات پڑھ کر سنائیں جن میں مولانا عبد اللہ العمادی، مرزا حیرت دہلوی، سید امتیاز علی تاج، خواجہ حسن نظامی، مولانا ظفر علی خان صاحب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ فرمایا:۔ جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات کا تعلق ہے، وہ خود فرماتے ہیں کہ

میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

لیکن جہاں تک خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت اور اس کی تائید کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
SK. GHULAM HADI & BROTHERS.
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
CHANDAN BAZAR, P.O. BHADRAK DIST- BALASORE (ORISSA) PHONE 22 & 252
پیشکش

میں دُور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں۔ کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔ اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے۔ جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص [illegible] پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں“

(ازالہ اوہام - روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

فرمایا :- اس تحریر کے بعد کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

ع شرم تم کو مگر نہیں آتی“

(بشکریہ ہفت روزہ النصر ۱۹ اپریل ۱۹۸۵ء)

رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی بہت بابرکت ہے

اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم اور بنیادی رکن زکوٰۃ کا ادا کرنا ہے۔ جس طرح نماز فرض ہے اسی طرح ہر صاحب نصاب پر بمطابق شرح زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض ہے۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہو سکتا ہے قرآن مجید میں متعدد جگہ پر زکوٰۃ کی فرضیت بیان ہوئی ہے چونکہ اکثر احباب جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ صاحب نصاب احباب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ بمطابق شرح اپنے ذمہ زکوٰۃ کی ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

زکوٰۃ کی مد میں جمع شدہ رقم امام وقت کے پاس آنی چاہیئے۔ ہندوستان میں زکوٰۃ (کی وصولی) کا کام خلفاء کرام کی طرف سے قائم کردہ نظام کے مطابق نظارت بیت المال آمد کے سپرد ہے۔ لہذا یہ رقوم مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں کسی مقامی جماعت یا فرد جماعت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے ذمہ زکوٰۃ کی رقم از خود کسی مستحق کو دے دیں۔ ہاں اگر کوئی جماعت یا فرد جماعت واجب الادا رقم زکوٰۃ میں سے کچھ رقم مقامی طور پر ضرورت مند غرباء و مساکین میں تقسیم کرنا چاہے تو نظارت بیت المال آمد قادیان کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے قادیان میں قائم کردہ مرکزی زکوٰۃ کمیٹی سے منظوری حاصل کر کے ایسا کر سکتا ہے۔ مگر مرکز سے منظوری حاصل کئے بغیر زکوٰۃ کو مقامی طور پر تقسیم کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلی ہدایات قبل ازیں جملہ جماعتوں کے نام بھجوائی جا چکی ہیں۔ ان کے مطابق عمل کرنے کی درخواست کی جاتی ہے

نوٹ :- رسالہ ”زکوٰۃ“ جس میں اس فریضہ کے مفصل کوائف درج ہیں اور شرح ادائیگی کیا ہے نظارت ہذا سے طلب فرمائیں

ناظر بیت المال آمد قادیان۔

تصحیح

بدر پرچہ ۲۳ مئی ۸۵ء صفحہ ۲ کالم ۲ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے ایک حوالہ کا ذکر فرمایا ہے۔ جس کی پہلی سطر کے آخر میں ”اَلَّذِیْ فَرَّطْتُمْ فِیْہِ“ کی بجائے سہو کتابت سے اَلَّذِیْ فَرَّمْ فِیْہِ لکھا گیا ہے۔ ادارہ اس فروگذاشت کے لئے معذرت خواہ ہے قارئین اس کی درستی فرمائیں۔

(ایڈیٹر)

ضروری اعلان

وہ جماعتیں جو اپنے شہروں کی بڑی لائبریریوں میں قرآن مجید با انگریزی رکھوانا چاہتی ہیں وہ ان لائبریریوں کی فہرست دفتر ہذا کو بھجوا دیں تاکہ حسب گنجائش ان جماعتوں کو قرآن مجید بھجوائے جا سکیں۔

وکیل التبشیر تحریک جدید قادیان

درخواست ہائے دعا

● محترمہ بیگم صاحبہ جناب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن یکصد روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے قارئین سے محترم ڈاکٹر صاحب، اُن کی ہمشیرہ مقیم کراچی اور خالہ زاد بھائی میجر منظور احمد صاحب (ریٹائرڈ) ساہیوال نیز فرزند عزیز احمد سلام سلمہ جو بعد تکمیل تعلیم ملازم ہو گئے ہیں اور اپنی ساری اولاد کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(خاکسار ملک صلاح الدین درویش قادیان)

● مکرم محمد حبیب اللہ صاحب گوملا (رانچی) بارہ روپے مختلف مدات میں ارسال کر کے اپنی والدہ محترمہ حسینہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور اُن کی تمام اولاد کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ● مکرم آفتاب عالم صاحب علی گڑھ MBA کے فائنل امتحان میں نمایاں کامیابی اور باعزت روزگار ملنے کے لئے ● مکرم عبدالعزیز صاحب اصغر نئی دہلی اپنے بچوں کی کامل و عاجل شفایابی اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

افسوس محترمہ نورجہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید احمد میاں صاحب آف لکھنؤ مورخہ ۳/۳۵ اکو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو پتے کی تکلیف تھی جس کا چار روز قبل ہی اپریشن ہوا تھا آپ نے ۱۹۲۶ء میں بیعت کی تھی صوم و صلوٰۃ کی پابند اور نہایت صابرہ خاتون تھیں مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں تھی احباب جماعت و بزرگان کرام سے مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات اور ان کے شوہر مکرم سید احمد میاں صاحب کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ [illegible] (جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ منصور ہ بزی کمیٹی یوپی)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہُوَ النَّاصِرُ
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!
الرؤف جیولرز
۱۶۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر ۔۔ ۹۱ [illegible])

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ
اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ
(ترجمہ)
گناہ پر پشیمان ہونا ہی اصل توبہ ہے
محتاج دعا :- ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں جلسہ یوم خلافت کے انعقاد کی بابرکت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کا بصیرت افروز خطاب۔ علماء کرام کی تقاریر

رپورٹ؛ مرتبہ۔ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ و تربیت لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۲۷ ہجرت (مئی) آج صبح ٹھیک نو بجے لوکل انجمن احمدیہ کے انتظام کے تحت مسجد اقصیٰ میں جلسہ یوم خلافت کا بابرکت انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم قاری نواب احمد صاحب نے سورۃ نور کے ساتویں رکوع کی خوش الحانی سے تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد مکرم سید کلیم الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے "انوار خلافت" کے موضوع پر منظوم کلام ترنم سے سنا کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"نظام خلافت کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی مثالی ترقی"

کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ مسلمان خلافت کی اہمیت اور قیام خلافت کی برکت کو نہیں سمجھتے مگر اسلام کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔ جب تک مسلمانوں میں خلافت قائم رہی مسلمان ترقی کرتے چلے گئے جب خلافت کی جگہ بادشاہت نے لے لی تو مسلمان ایسی بھیڑ کی طرح ہو گئے جن کا کوئی چرواہا نہ رہا اب پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق مسلمانوں میں احمدیت کے ذریعہ دوبارہ نظام خلافت قائم فرمایا ہے حضرت خلیفہ اول نے اپنے دور خلافت میں ترقی کے کام کئے حضرت خلیفہ ثانی نے اپنے ۵۲ سالہ دور خلافت میں اور حضرت خلیفہ ثالث نے اپنے ۱۷ سالہ دور خلافت میں جماعت کو استحکام بخشا۔ دنیا کے کناروں تک مبلغین، لٹریچر، تراجم قرآن، سکولوں، کالجوں، شفاخانوں کے اجراء، مساجد اور مشنوں کے ذریعہ ساری دنیا کو اسلام و احمدیت سے روشناس کرا دیا۔ اور جماعت روز افزوں ترقی کرتے ہوئے ڈیڑھ کروڑ سے بھی زیادہ ہو گئی ہے اور خلافت رابعہ کا دور آپ کے سامنے ہے۔ پہلے خلفاء کے دور میں بھی بڑے بڑے ابتلاء آئے۔ مصائب و پریشانیوں اور امتحانوں میں سے بحفاظت جماعت کو ترقی کی منازل پر گامزن رکھا۔ خلافت رابعہ کے دور میں احمدیوں اور جماعت احمدیہ پر ظلم و ستم توڑے جا رہے ہیں۔ ان کا جینا مشکل کیا جا رہا ہے۔ لیکن خلیفہ رابع جماعت کو اپنی قیادت میں منزل مقصود کی طرف لئے جا رہے ہیں۔ خلافت کو نابود کرنے اور جماعت کو منتشر کرنے اور مٹا دینے کی پاکستان میں حکومت کی سطح پر ناپاک منصوبہ بنایا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر باوجود حضور کو بخیریت ربوہ سے لندن پہنچا دیا اور وہ حالات ایسے تھے کہ کسی صورت میں آپ پاکستان سے باہر تشریف نہ لے جا سکتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت خلافت سے وابستہ ہے اور پھر لندن تشریف لے جانے کے بعد آپ نے لندن میں اسلام آباد۔ اور یورپ۔ امریکہ میں نئے مراکز قائم کئے اور پاکستان میں جس آواز کو دبایا جا رہا ہے۔ آج وہ احمدیت کی آواز دنیا کے کونے کونے میں گونج رہی ہے۔ الٰہی سلسلوں کی مثال اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء کی ہے۔ ہمارے منظم تبلیغ و اشاعت کے کام۔ جماعت کا استحکام، مبلغین، مبشرین کا دنیا میں جال، ہر احمدی کا داعی الی اللہ ہونا سب خلافت کے شیریں ثمرات ہیں۔

آپ کے بعد مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"حالات حاضرہ کی روشنی میں استحکام خلافت کی اہمیت و جماعتی ذمہ داریاں"

کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی اور اس کے رسول کی اطاعت دراصل نظام کی اطاعت ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ من اطاعنی فقد اطاع اللہ سب جھگڑے اور معاملات نظام کے تحت طے کرانے چاہئیں۔ جب خدا اس کا رسول اور روحانی جماعتوں میں قائم کردہ نظام کوئی فیصلہ کر دے تو سر تسلیم خم کر دینا چاہئے۔ ایسے لوگوں کو ہی اولٰئک ھم الفائزون کہا گیا ہے۔ اسلام میں غیروں کی یلغار ہو یا جماعت مومنین پر آفات کا وقت ہو خلافت ہی تمکنت کا باعث ہوتی ہے حضرت علیؓ و حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان کچھ اختلاف ہوا۔ تو شاہ روم نے حملہ کرنا چاہا۔ اس پر امیر معاویہ نے اسے پیغام بھجوایا کہ ایسی غلطی نہ کرنا۔ ورنہ اس کا خمیازہ تمہیں بھگتنا پڑے گا۔ سب سے پہلا جرنیل حضرت علیؓ کی طرف سے میں ہوں گا جو تم سے لڑنے آؤں گا۔ مجددین آتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ پھر حضور کی وفات کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوئی۔ جب جماعت احمدیہ کی مخالفت کو بد باطن، بغض و عناد رکھنے والوں نے انتہا تک پہنچا دیا۔ تو خلافت نے جماعت کو سنبھالا۔ اور اس وقت خلافت سے وابستگان فدائی دنیا کے سامنے نیک نمونہ اور مثالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں نماز باجماعت کی پابندی۔ مساجد میں نمازیوں کی حاضری زکوٰۃ کی ادائیگی۔ اشاعت اسلام سب کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہ خلافت سے وابستہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ خلافت ایک نعمت ہے۔ شکر گزاری سے کام لو۔ خلافت کی حفاظت کرو تو یہ نعمت قیامت تک قائم رہے گی۔ اس لئے اگلی نسل کی ایسی اچھی تربیت ہمیں کرنی چاہئے کہ ہمارے بعد ہماری نسلوں میں بھی خلافت سے وابستگی رہے۔ دوسری تقریر کے اختتام پر مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد صدر اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے حاضرین جلسہ سے

"صدارتی خطاب"

فرمایا۔ آپ نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۶ مئی کو لاہور میں وفات پائی اور ۲۷ مئی کی صبح کو حضور کا جسد اطہر قادیان لایا گیا۔ اور ۲۷ مئی کو ہی جماعت احمدیہ میں خلافت کا نظام قائم ہو گیا اس کے بعد سے اب تک تواتر سے جماعت میں "یوم خلافت" منایا جا رہا ہے۔ جو اس نعمت کے شکر کے طور پر ہے۔ کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے جماعت کو سنبھالا۔ اس کو استحکام بخشا اور ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔

آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیت میں دو قدرتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری زندگی ہی اللہ تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے تمام مذاہب سے مقابلہ۔ مسلمان کہلانے والے بھی آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے لیکن حضور نے فرمایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ اس لئے میں ہر صورت کامیاب ہوں گا اور میرے مخالفین خائب و خاسر ہوں گے۔ اس لئے حضور کا وجود ہمیں مجسم قدرت نظر آتا ہے۔ اور ایسے واقعات رونما ہوئے اور ہو رہے ہیں جن کو دیکھ کر [illegible] میں ترقی ہوتی ہے۔

صدر محترم نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد دوسری قدرت نے ظاہر ہونا تھا جو قائم ہو چکی ہے اور اگر جماعت اس کی قدر کرے گی تو قیامت تک یہ قدرت ثانیہ ان کے ساتھ رہے گی جماعت میں یوم خلافت ہر سال منا کر احباب کے یہ ذہن نشین کرایا جاتا ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ خلافت کی قدر کرو اور خلافت کی حفاظت کرو۔ خلافت جماعت کی حفاظت کرے گی۔ اور آج تک کی تاریخ شاہد ہے کہ جن ادوار میں سے جماعت گزری ہے ہر ابتلاء کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے تائید و نصرت فرمائی۔ اور جماعت کو سنبھالا۔

آخر میں صدر محترم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم نظام خلافت سے وابستہ رہیں۔ خلافت کے احکام کی پابندی کریں وفاداری سے ان کی تعمیل میں لگ جائیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نظام خلافت کی برکات حاصل کرنے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔ حضور کی صحت و سلامتی۔ حضور کی بخیریت مرکز میں مراجعت کے لئے اور جماعت سے ابتلاء کا دور ختم ہونے کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اپنی تقریر کے بعد صدر صاحب اجلاس نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ اس موقعہ پر ادارہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان میں تعطیل رہی اور سب کارکنان و احباب جماعت احمدیہ قادیان نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔

"لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ"

راقم
ایک درویش از امریکہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مکذبین اور مخالفین عام طور پر یہ الزام دیتے چلے آرہے ہیں۔ ہم احمدی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس حدیث "لا نبی بعدی" کے منکر ہیں۔ مگر درحقیقت جماعت احمدیہ پر ایک بہت بڑا اتہام ہے۔ ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدی مسلمان صدق دل سے "ختم نبوت" اور "لا نبی بعدی" کے قائل ہیں۔ ہم اس کی جو تشریح کرتے ہیں وہ بھی ہماری خود ساختہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ اسلام کے ان جید علماء کے خیالات کے مطابق ہی ہے جو سلسلہ احمدیہ کے قیام سے سینکڑوں سال پہلے گذرے ہیں اور امت محمدیہ میں ان کو بہت عزت اور احترام کی نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔

اس مقدس حدیث "لا نبی بعدی" سے متعلق سب سے پہلی بات یہ قابل غور ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس فرمان "لا نبی بعدی" کسی نہ کسی حدیث کے ساتھ ہی آیا ہے اور اس کے سیاق و سباق کو ملحوظ رکھ کر اس پر غور کیا جائے تو اس کی شان بہت بلند اور بالا نظر آتی ہے۔ مثلاً قومی ڈائجسٹ نے اپنی خاص اشاعت "قادیانیت" کے صفحہ ۱۵۱ پر حضرت سرور کائنات کی بعض احادیث اپنے مؤقف کی تائید میں پیش کی ہیں۔ ان میں پہلی حدیث یہ ہے کہ :-

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کوئی نبی مرجاتا تھا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوجاتا تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ بلکہ خلفاء ہوں گے۔"

اس حدیث کو غور سے پڑھنے سے ایک بچہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ حق کے مخالف مودودی علماء کا استدلال غلط اور بے بنیاد ہے کہ قیامت تک حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا کیونکہ اس حدیث میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کے رنگ میں یہ بیان کی ہے کہ حضور کے بعد حضور کے جانشین اور خلفاء نبی نہیں ہوں گے۔ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ حضور کے خلفاء میں کوئی بھی خلیفہ نبوت کے مقام پر فائز نہ ہوا۔ نہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ نہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور نہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اس سے یہ مراد لینا کہ حضور کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ درست نہ ہوگا۔ اگر حضور کا یہ منشاء ہوتا۔ کہ حضور کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا تو حضور کی حدیث کے الفاظ کچھ اس طرح ہوتے :-

لا نبی بعدی الی یوم القیامۃ

یا لا نبی بعدی ابداً۔

کیونکہ اس حدیث میں زیر بحث مسئلہ نبوت نہیں۔ بلکہ حضور کے بعد امت محمدیہ کی قیادت ہے جو غیر نبیوں کے ہی حاصل ہوئی یہ ایک ایسا امر واقع ہے جس سے کسی بھی دانشور کو انکار نہیں ہوسکتا۔

اس سلسلہ میں ایک اور حدیث پیش کی گئی ہے جو ان کے الفاظ میں یہ ہے کہ :-

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔"
(بخاری و مسلم)
(قومی ڈائجسٹ خاص نمبر صفحہ ۱۵۲)

اس سے بھی یہی واضح ہے کہ حضور نے اپنے وصال کے بعد اپنا جانشین نبی ہونے کی نفی کی ہے۔ نہ کہ قیامت تک کسی کے نبی ہونے کی۔ اس حدیث کی دوسری روایت یہ ہے کہ

"اے عمر اگر میں نبی مبعوث نہ ہوتا تو تو ہوتا۔"

اسی طرح ایک یہ حدیث بھی پیش کی گئی ہے کہ :-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ میرے ساتھ تمہاری نسبت وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون کی تھی۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

اس حدیث میں بھی حضرت علی کی نبوت کی نفی کی گئی ہے۔ اور اس حقیقت سے کسی بھی مودودی یا غیر مودودی عالم کہلانے والے کو انکار نہیں ہوسکتا کہ حضور کے بعد حضور کے جانشین غیر نبی ہی مقرر ہوئے۔ نبی نہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اسی ڈائجسٹ میں صفحہ ۲۵۷ پر یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے۔ تو وہ اپنی سابقہ نبوت پر باقی رہیں گے۔ بہرحال اس سے معزول تو نہ ہوں گے۔"

سبحان اللہ! خود ہی اپنے ختم نبوت کے عقیدہ کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا۔ گویا کہ ان کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد "رسولاً الیٰ بنی اسرائیل" حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول بھی "رسولاً الیٰ بنی اسرائیل" ہی ہوں گے۔ اور وہ اپنی سابقہ نبوت سے معزول نہ ہوں گے۔ البتہ وہ اسلام فروش علماء اسلام کے بقول :-

"اب وہ اصول اور فروع میں اس شریعت کی پیروی پر مکلف ہوں گے۔ لہٰذا ان پر اب نہ وحی آئے گی اور نہ انہیں احکام مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔ بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور آپ کی امت میں امت محمدیہ کے حاکموں میں سے ایک حاکم کی حیثیت سے کام کریں گے۔"
(قومی ڈائجسٹ خاص نمبر صفحہ ۲۵۶)

حقیقت یہ ہے کہ حق کی مخالفت انسان کو اندھا کردیتی ہے۔ اور عقل سلیم بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول نبی ہوں گے امت محمدیہ کے فرد ہوں گے۔ حاکم ہوں گے مگر کوئی حکم صادر نہ کرسکیں گے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسا حاکم بھی ہوا ہے جو کوئی حکم صادر کرنے کا اختیار نہ رکھتا ہو۔ مگر اسلام فروشوں کو ان باتوں سے کیا تعلق انہوں نے تو جو منہ میں آئے حق کی مخالفت میں کہتے چلے جانا ہے۔ اگر ان کی اس عبارت کو عمیق نظر سے پڑھا جائے تو وہ "لا نبی بعدی" کے بعد خود ہی تابع شریعت محمدیہ ایک نبی کی آمد تسلیم کر رہے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ ایک ایسے نبی کو دوبارہ لا رہے ہیں جو قرآن شریف۔ احادیث اور خود انجیل کی رو سے فوت ہوچکا ہے۔ مگر ہم احمدی مسلمان یہ کہتے ہیں کہ وہ امت محمدیہ کا ہی ایک فرد ہوگا۔ پھر ان اسلام فروش علماء نے اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی کہ وہ اصول اور فروع میں شریعت محمدیہ کی پیروی کیونکر کرسکیں گے۔ اب وہ شریعت کا علم حضرت مودودی صاحب، پاکستان کے ڈکٹیٹر سے حاصل کریں گے۔ یا قاضی شریح کے روحانی فرزند شرعی عدالت کے صدر صاحب سے کسی اور سے۔ کیونکہ اصول اور فروع کا علم تو انہیں خود بخود ہونے سے رہا اور اس کے وحی اور الہام کی تو خود نفی بھی کردی ہے۔ شریعت کے بارے علم تو حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خود بخود حاصل نہ ہوسکا۔ خدا کے بتانے پر ہی ہوا۔ جیسا کہ قرآن شریف کا واضح ارشاد ہے کہ

"اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ"

عمل سے پہلے علم ضروری ہے۔ لیکن ان اسلام فروش علماء کو اس طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے کہ "رسولاً الیٰ بنی اسرائیل" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شریعت اسلامیہ کے اصول و فروع میں شریعت کی پیروی کیسے کرسکیں گے۔ گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کا آنا ہمیشہ ہمیش کے لئے ... خیال کرنے والے اسلام فروش مودودی صاحبان بھی ایک نبی کی آمد کے قائل ہیں اور اس بات کے پیش نظر ہی ان کے گوار مولانا مودودی صاحب نے فرمایا :-

اکثر لوگ اقامت دین کی تحریک کے لئے ایسے مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں۔ جو ان میں سے ایک ایک شخص کے تصور کمال کا مجموعہ ہو دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں۔ اگرچہ زبان سے ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ اور کوئی اجرائے نبوت کا نام بھی لے دے تو اس کی زبان گدی سے کھینچنے کے لئے تیار ہوجائیں۔ مگر اندر سے ان کے دل ایک نبی مانگتے ہیں اور نبی سے کم پر راضی نہیں۔"

(ملاحظہ ہو رسالہ ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۴۲ء)

اے اسلام فروش مولوی صاحبان جو جماعت احمدیہ کو محض ضد اور تعصب کی بناء پر ختم نبوت کا منکر قرار دے رہے ہو۔ کہاں گیا تمہارا ختم نبوت کا مسئلہ جو مولانا مودودی صاحب کے بقول ... پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کی آمد کے منتظر ہو۔ سوچو! سوچو!! اور بار بار سوچو!!!

اس سلسلہ میں قومی ڈائجسٹ میں یہ گوہر افشانی بھی کی گئی ہے کہ :-

"انبیاء کا دور محمد رسول اللہ کی بعثت تک تھا۔ جب آپ ..."

مبعوث ہو گئے تو انبیاء کی آمد کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اس یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہو جائیں گے۔"

(قومی ڈائجسٹ خاص نمبر صفحہ ۲۵۵)

گویا کہ لا نبی بعدی کے بعد تابع شریعت محمدیہ نبی آسکتا ہے۔ اس کی آمد میں لا نبی بعدی کی حدیث کوئی روک نہیں بن سکتی۔ یہ تو وہی بات ہے جو ہم احمدی مسلمان کہتے ہیں۔ اور ہماری پیاری اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی فرمائی ہوئی ہے:۔

"قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ"

(درِّ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

یعنی اے لوگو۔ یہ تو بے شک کہا کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ ہرگز نہ کہنا کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں۔ گویا کہ کسی بھی شخص کا یہ کہنا کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آسکتا۔ درست نہ ہو گا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا یہ فرمان نقل کرنے کے بعد شیخ الامام حضرت ابن قتیبہ نے یہ فرمایا ہے کہ:۔

"حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا نبی بعدی کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہے جو میری شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔"

(تاویل مختلف الاحادیث صفحہ ۲۳۶)

پاکستان و ہندوستان کے مشہور و معروف محدّث اور عالم حضرت امام محمد طاہر صاحب نے اس سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ قول اس بناء پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بحیثیت نبی اللہ نازل ہونا ہے اور یہ قول حدیث لا نبی بعدی کے خلاف بھی نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس قول سے یہ ہے کہ آپ کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کر دے۔"

(تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵)

تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہم لاکھوں احمدی مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود و مہدی اور نبی اللہ بھی ہیں مگر آپ کی یہ نبوت تابع شریعت محمدیہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس تعلق میں خود ہی فرمایا ہے کہ:۔

"میں اس کے رسول پر صدقِ دل سے ایمان لایا ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں۔ یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

"لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعوےٰ کرے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہے نہ کہ کوئی نئی نبوت۔ اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دکھلائی جائے۔

(چشمۂ معرفت صفحہ ۳۲۴)

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہم لاکھوں احمدی مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقِ دل سے خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ اور "لا نبی بعدی" پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ حضورؐ کے ذریعہ تمام وہ نبوتیں بند ہو گئیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل دنیا کی مختلف قوموں میں جاری تھیں۔ اور ہر قوم اپنے اپنے نبی کی پیروی کرتی تھی اور اپنے رب کو راضی کرتی تھی۔ حضورؐ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو حضورؐ کی شریعت کو منسوخ کرسکے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام نبوتوں کو ختم کر کے اپنی نبوت کو جاری کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی کتب میں لا نبی بعدی تو آیا ہے مگر ایسی کوئی حدیث نہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ لا نبی بعدی فی اُمّتی یا لا نبی بعدی فی عہدی یا لا نبی بعدی الیٰ یوم القیٰمۃ یا لا نبی بعدی ابداً۔

الغرض ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ایسی نبوت مل سکتی ہے جو بغیر شریعت کے ہو۔ اور علمائے اسلام ایسی نبوت کو اسلام کے خلاف تصور نہیں کرتے اور اسی نبوت کے بارہ میں ہماری مادرِ مہربان حضرت عائشہ صدیقہؓ کا یہ فرمان ہے "قولوا انّہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ"

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱) ــــــ مورخہ ۱۲؍۴؍۸۵ کو ہوٹل منو بنگلور میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ نے عزیزم مکرم شمس الدین صاحب مبارک بی ایس سی۔ ڈی پی ایچ ابن مکرم مولوی فیض احمد صاحب ٹیوٹر بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان کا نکاح عزیزہ بی بی سارہ شمیم سلمہا بی کام بنت مکرم محمد حنیف احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بنگلور کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا جس کے بعد شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ مورخہ ۲۲؍۴؍۸۵ بارات دلہن کو لے کر قادیان پہنچی اور ۲۴؍۴؍۸۵ کو مکرم مولوی فیض احمد صاحب نے کم و بیش ۴۵۰ افراد کو اپنے بیٹے کی طرف سے دعوتِ ولیمہ پر مدعو کیا اس خوشی میں فریقین نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ؍۶۵ روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(۲) ــــــ مکرم رفیق احمد صاحب ابن مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سکندر آباد اور عزیزہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم میر محمود علی صاحب ہاشمی مرحوم جن کا نکاح قبل ازیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہ اللہ تعالیٰ نے قادیان میں پڑھا تھا کی تقریب شادی مورخہ ۱۴؍۵؍۸۵ کو عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر خاکسار نے اجتماعی دعا کروائی۔ مورخہ ۱۷؍۵؍۸۵ کو مکرم رفیق احمد صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اور اس خوشی میں بطور شکرانہ [illegible] روپے ادا کئے جزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

خاکسار: حمید الدین شمس مربی سلسلہ حیدرآباد

(۳) ــــــ مورخہ ۱۲؍۵؍۸۵ کو مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس نے بمقام کیرنگ عزیزہ فرحت جہاں صاحبہ بنت مکرم عبد الجبار صاحب ساکن بناریں کا نکاح مکرم مولوی اسمٰعیل احمد خان صاحب ابن مکرم حنیف خان صاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ چھ ہزار پچیس روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ فریقین نے اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار: شیخ علاؤ الدین معلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۴) ــــــ مورخہ ۱۶؍۴؍۸۵ کو خاکسار نے بمقام محبوب نگر مکرمہ رحمت ریحانہ بی بی صاحبہ بنت مکرم محمد معین الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس کا نکاح مکرم عبد الحفیظ صاحب استاد ابن مکرم عبد العزیز صاحب استاد ساکن تیماپور کے ساتھ پانچ ہزار یکصد روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ مکرم معین الدین صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کئے ہیں فجزاہ اللہ تعالیٰ خیراً۔

خاکسار: محمد صادق صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ (آندھرا)

(۵) ــــــ مورخہ ۱۷؍۵؍۸۵ کو بمقام شوراپور (کرناٹک) خاکسار نے اپنے بھائی عزیزم محمد عبد اللہ صاحب استاد ابن مکرم عبد العزیز صاحب استاد کا نکاح عزیزہ امۃ الاعلیٰ سلمہا بنت مکرم عبد الرشید صاحب ناگنڈ مبلغ چار ہزار ایک سو پچیس روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور مناسب موقعہ خطبہ نکاح دیا۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم نور الدین صاحب ناصر صدر جماعت احمدیہ تیماپور نے مختلف مدات میں پچیس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔

خاکسار: محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ جمشید پور

✱ ــــــ قارئین سے ان تمام رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ القدیر سلمہا اہلیہ عزیزم مکرم عبد المومن صاحب مالاباری کو یکم رمضان المبارک کو بطور نعم البدل بیٹا عطا فرمایا ہے۔ گزشتہ سال ئی میں ہی ان کا ایک بیٹا ایک حادثہ میں وفات پا گیا تھا۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت قبل از ولادت بچے کا نام "نوید الاسلام" تجویز فرما دیا تھا۔ اس خوشی میں عزیزم مکرم عبد المومن صاحب نے بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ قارئین سے نومولود کے نیک صالح اور خادم دین اور درازیٔ عمر نیز بفضلہ دعا کی درخواست ہے

خاکسار: عبد الحق فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

آل بنگال چھٹی عظیم الشان سالانہ کانفرنس

اور

صوبائی ذیلی تنظیموں کے کامیاب سالانہ اجتماعات

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے صوبہ بنگال کی دو روزہ چھٹی سالانہ کانفرنس مورخہ ۲۳ اور ۲۴ مارچ ۱۹۸۵ء کو ڈائمنڈ ہاربر و کبیرہ میں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ بنگال میں منعقد ہونے والی یہ پہلی کانفرنس تھی جو کلکتہ سے باہر رکھی گئی۔ اس سے قبل تمام کانفرنسیں کلکتہ شہر میں ہوتی رہی ہیں۔ تاہم اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے افراد جماعت کلکتہ نے بھرپور تعاون دیا۔ جبکہ بنگال کی دیہاتی جماعتوں میں سے جماعت احمدیہ کبیرہ نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کی بیشتر ذمہ داری قبول کی تھی۔ جزاہم اللہ خیراً۔

تشہیر کانفرنس کی تشہیر کے لئے جماعت کی طرف سے کئی روز قبل دو ہزار اشتہار اور ایک ہزار دعوتی کارڈ شائع کئے گئے۔ ماہنامہ بنگلہ رسالہ "البشریٰ" اور ڈائمنڈ ہاربر کے کثیر الاشاعت ہفت روزہ اخبار "نٹ پاتھ" میں بھی اس کانفرنس کے انعقاد کی خبر شائع ہوئی۔ نیز ایک روز قبل لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دور دور تک پورے علاقے میں وسیع پیمانے پر اس کانفرنس کی تشہیر کی گئی۔ دوسری طرف بذریعہ خطوط بنگال کی تمام جماعتوں اور زیر تبلیغ افراد کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ علاقے کے تمام مدرسوں اور سکولوں میں اساتذہ کرام کو دعوتی کارڈ بھجوائے گئے۔ چنانچہ ٹھیک ۲۳ تاریخ کو صبح سے ہی دور دراز سے وفود آنے شروع ہو گئے۔

جلسہ پیشوایانِ مذاہب

پہلے روز "جلسہ پیشوایان مذاہب" منصف کورٹ کے وسیع و عریض میدان میں منعقد کیا گیا۔ جہاں شامیانے کے نیچے بیٹھنے کے لئے کرسیوں کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے مطابق ٹھیک پانچ بجے شام زیر صدارت شری ڈاکٹر ہیرالعل چوپڑا ریٹائرڈ پروفیسر کلکتہ یونیورسٹی جلسہ شروع ہوا جس میں خاکسار اور شری بلورائے ہیڈ ماسٹر ڈائمنڈ ہاربر ہائر سیکنڈری سکول نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔

مکرم محمد رمضان علی صاحب صدر جماعت موگلہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم عبد المنان صاحب کبیرہ نے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم سید محمد نور عالم صاحب امیر جماعت کلکتہ نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ جناب پی جوشن کانتی بردباہے حضرت گوتم بدھ جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی۔ موصوف نے سب سے پہلے جماعت احمدیہ کی اس کوشش کی تعریف کی اور اس کا شکریہ ادا کیا۔ دوسری تقریر مکرم ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید نے حضرت رامچندر جی مہاراج کی سیرت و سوانح پر کی۔ جلسہ کی تیسری تقریر مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کی تھی۔ آپ نے بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام خصوصیات کو بیان کیا جو آپ کو تمام انبیاء پر فوقیت بخشتی ہیں۔ اس کے بعد مسٹر جون پیٹر لیجو نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت اور ان کی پاک تعلیمات بائیبل سے پڑھ کر سنائیں اور مکرم قاضی عبد الرشید صاحب سیکرٹری تبلیغ موہن پور نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت اور آپ کے دعویٰ کو پیش کیا اور خصوصیت سے آپ کی ان تعلیمات کو پیش کیا جو قرآنی آیات کی روشنی میں موجودہ الحاد و بے دینی کے موجودہ دور میں دنیا میں حقیقی امن و سکون پیدا کر سکتی ہیں۔

آخری تقریر شری سشیل کمار گپتا کی تھی۔ آپ نے حضرت کرشن جی مہاراج کی سیرت اور گیتا سے ان کے اپدیش اور محبت و پیار کی تعلیمات کو پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم بران بلورائے ہیڈ ماسٹر ڈائمنڈ ہاربر ہائر سیکنڈری اسکول نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھی اس قسم کے جلسے منعقد کرنے کی خواہش کی اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ کی تعلیمات کی روشنی میں اتحاد بین المذاہب کو بیان کیا۔ اور بتایا کہ تمام مذاہب نے بنیادی طور پر ایک ہی قسم کی تعلیمات دی ہیں جن پر بنا کر کے ہم سب ایک دوسرے کے قریب آ سکتے ہیں۔ آخر میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کے عقائد کو پیش کرتے ہوئے پاکستان میں احمدیوں پر کئے جانے والے مظالم اور خصوصاً کلمہ طیبہ کو مٹانے کی ناپاک سازش کا ذکر کر کے تمام اہل مذاہب سے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی طرف توجہ دلائی۔

سب سے آخر میں جناب ڈاکٹر ہیرالعل چوپڑا صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطبہ میں بتایا کہ جو رشتہ ۱۸۸۹ء یعنی آج سے ۹۶ سال پہلے جماعت احمدیہ نے اپنی جماعت قائم کی تھی اور تبلیغ شروع کی تھی۔ یہی وہ جماعت جو محبت و پیار اور امن و شانتی کے اصولوں پر نہ صرف خود چل رہی ہے بلکہ دوسروں کو بھی اس راہ کی طرف بلا رہی ہے حالانکہ اس راہ میں قدم قدم پر جماعت احمدیہ کے پرامن اصول ہی ایک ایسا حسین معاشرہ پیدا کر سکتے ہیں جس سے دنیا میں نفرت اور ظلم کا خاتمہ ہوگا۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اس معاملہ میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہم بھرپور تعاون کریں۔ آخر میں خاکسار نے دعا کرائی اور دعا کے بعد مقررین اور معززین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

کانفرنس کا دوسرا دن

دوسرے دن جماعت احمدیہ کبیرہ میں آل بنگال مجلس اطفال الاحمدیہ کا اجتماع اور تبلیغی و تربیتی اجلاس تھا۔ پروگرام کے مطابق خاکسار نے نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے قرآن مجید کا۔ مکرم علی اکبر صاحب ملا نے حدیث شریف کا اور مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح کا درس دیا۔

بعد ازاں ناشتہ اور دیگر ضروریات سے فراغت کے بعد سب سے پہلے اطفال الاحمدیہ کے دلچسپ ورزشی اور دینی مقابلہ جات کرائے گئے۔ بعدہٗ تمام اطفال جن کی تعداد تقریباً ۵۰ تھی نماز کے متعلق ترتیب دئے گئے سوالات پوچھے گئے۔ اور جن اطفال نے سب سے عمدہ اور صحیح جواب دئیے ان کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ آخر میں تمام اطفال کو دو گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا اور دینی اور عام معلومات سے متعلق سوال و جواب کا مقابلہ کرایا گیا۔ جو نہایت دلچسپ رہا۔ تمام بنگال کی تیرہ ۱۳ مجالس سے اطفال نے اس اجتماع میں شرکت کی جن کی مجموعی تعداد ۵۰ تھی۔ بعد نماز مغرب و عشاء اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا اور اس طرح یہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

تبلیغی و تربیتی اجلاس

بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت ایک عام تبلیغی و تربیتی اجلاس شروع ہوا۔ جس میں کثیر تعداد میں کبیرہ اور قریب کے دیہات [illegible] عت دو سو تھی [illegible] آیات کے [illegible] انسپکٹر [illegible] حدیث [illegible] اور عبد الرحمان صاحب کبیرہ کی نظم کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے صدر جماعت کبیرہ کو اس کانفرنس کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ اس کا ترجمہ بنگلہ زبان میں مکرم قاضی عبد الرشید صاحب نے کر کے سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی سید محمد امان اللہ صاحب معلم وقف جدید نے بعنوان "داعی الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے "امام مہدی کا ظہور" کے عنوان پر مکرم مولوی ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول کے عنوان پر۔ مکرم مولوی شہید اللہ صاحب کبیرہ نے "ختم نبوت اور اس کی حقیقت" کے عنوان پر۔ مکرم قاضی عبد الرشید صاحب سیکرٹری تبلیغ موہن پور نے "موعود اقوام عالم" اور اس کی صداقت کے موضوع پر مکرم نامدار علی صاحب سیکرٹری تبلیغ کبیرہ نے "وفات مسیح علیہ السلام" کے عنوان پر اور مہمان خصوصی مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب سیکرٹری تبلیغ و زعیم اعلیٰ مغربی بنگال نے "جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا" کے عنوان پر تقاریر کیں۔ اسی دوران مکرم عبد الحلیم صاحب مکرم عبد المنان صاحب اور مکرم ظفر احمد صاحب بانی کھڑیہ [illegible] نظم [illegible] کو

محفوظ کیا۔ آخر میں خاکسار نے جماعتی تعلیم و تربیت، آپس میں اتحاد و اتفاق اور پاکستان میں احمدیوں پر ہو رہے مظالم، خصوصاً کلمہ طیبہ کو مٹانے کی ناپاک سازش کا ذکر کرتے ہوئے احباب جماعت اور دیگر غیر احمدیوں کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد خاکسار نے نتیجہ نکالے جانے کا اعلان کیا اور آخر میں دینی، علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل دوم و سوم آنے والے اطفال الاحمدیہ میں خاکسار نے انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ ہماری یہ کانفرنس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اجتماع انصار اللہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۸۵ء کو بالستره میں مجلس انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع اور مورخہ ۲۸ مارچ کو بالستره ہی میں مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جو خدا کے فضل سے ہر جہت سے بے حد کامیاب رہا ہے۔ مجلس انصار اللہ کے اجتماع میں مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے زعیم اعلیٰ مغربی بنگال نے بحیثیت صدر اور خاکسار نے بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی۔ جبکہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں خاکسار نے بحیثیت صدر اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ پروگرام کے مطابق پہلے روز مکرم مولوی سید امان اللہ صاحب معلم وقف جدید نے نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کا۔ مکرم سید امان اللہ صاحب نے حدیث شریف کا اور مکرم عبد الله جلال الدین صاحب نعیم معلم وقف جدید نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ اور اس کے بعد مکرم فیروز الدین صاحب انور جنرل سیکرٹری مجلس انصار اللہ کلکتہ نے انصار اللہ کا عہد دہرایا۔ خدا کے فضل سے بنگال کی ۱۳ مجالس کے ۸۶ نمائندگان نے اس اجتماع میں شرکت کی۔ خدام و اطفال اور زائرین کی تعداد اس کے علاوہ تھی۔

ضروریات سے فراغت کے بعد خاکسار کی زیر صدارت مختلف دینی مقابلہ جات کرائے گئے جن میں مکرم فیروز الدین صاحب انور۔ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ اور مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید۔ مکرم عبد الحمید صاحب کریم۔ مکرم جلال الدین صاحب نعیم معلم اور مکرم نور احمد صاحب (نواحمدی) نے تجزیہ کے فرائض ادا کئے۔ خدا کے فضل سے ہر مقابلہ میں قریباً ہر انصار نے حصہ لیا۔ یہ پروگرام بے حد دلچسپ اور معلوماتی رہا۔

بعدہٗ ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے ادا کی گئیں اور تمام انصار اور زائرین نے کھانا تناول کیا۔ جس کے بعد مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اور چار بجے سے انصار کی کھیلوں کا پروگرام رکھا گیا تھا۔

مغرب و عشاء کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد زیر صدارت مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب، عام تربیتی و تبلیغی اجلاس شروع ہوا جو رات ۱۱ بجے تک جاری رہا۔ مکرم ماسٹر محمد امین صاحب کبیرہ نے تلاوت قرآن مجید کی اور مکرم فیروز الدین صاحب انور نے انصار کا عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم شمس الدین صاحب ذاکر کٹک نے نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم فیروز الدین صاحب انور جنرل سیکرٹری نے مجلس انصار اللہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا وہ پیغام جو آپ نے بنگال سالانہ کانفرنس کے لئے ارسال فرمایا تھا پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم قاضی عبد الرشید صاحب نے "حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی غرض و غایت" کے عنوان پر۔ مکرم عبد الوکیل صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر۔ مکرم ماسٹر علی اکبر صاحب ملّا نے "آخری زمانہ کی علامات" کے موضوع پر اور خاکسار نے "خلافت کی برکات" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس دوران مکرم عبد المنان صاحب کبیرہ نے نظم پڑھی۔ خاکسار نے دینی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر میں صدر جلسہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے نے جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات کو پیش کرتے ہوئے غیر احمدی علماء کی طرف سے پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ اس اجلاس میں بالستره کے کثیر تعداد میں غیر احمدی زیر تبلیغ دوستوں نے شرکت کی اور آخر وقت تک تمام پروگرام کو سنا۔ دعا کے ساتھ آل بنگال مجلس انصار اللہ کا ایک روزہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع خدام الاحمدیہ

دوسرے روز صبح نماز تہجد مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کا۔ مکرم مولوی محمد یونس صاحب معلم وقف جدید نے حدیث شریف کا اور مکرم عبد الحمید صاحب کریم نائب قائد کلکتہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ بعدہٗ تمام خدام نے قرآن مجید کی تلاوت کی جس کے بعد خدام کا عہد دہرایا گیا۔ ضروریات سے فراغت کے بعد خدام کے ورزشی اور علمی مقابلہ جات کرائے گئے۔ جن کی صدارت مکرم حبیب علی صاحب، مکرم مولوی فاروق احمد صاحب مبلغ اور مکرم ماسٹر محمد امین صاحب ملّا کبیرہ نے کی جبکہ تجزیہ کے فرائض مکرم مولوی سید محمد امان اللہ صاحب معلم۔ مکرم شیخ اسحاق علی صاحب لسکر صدر جماعت بہالہ۔ مکرم محمد یونس غازی صاحب نعیم الفضل بالستره۔ مکرم مولوی محمد یونس صاحب معلم، مکرم ماسٹر علی اکبر صاحب ملّا۔ مکرم مولوی عبد الوکیل صاحب انسپکٹر۔ مکرم قاضی عبد الرشید صاحب۔ مکرم رمضان علی صاحب صدر جماعت ہوگلہ اور سید ادت علی صاحب بہالہ نے تجزیہ کے فرائض ادا کئے۔

خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں بنگال کی ۱۵ مجالس کے ۵۰ نمائندوں نے شرکت کی اور تمام مقابلہ جات بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔ اس اجتماع کا آخری پروگرام تبلیغی و تربیتی جلسہ تھا جو خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد ضیاء الکریم صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد تمام خدام نے مجلس کا عہد دہرایا۔ مکرم عبد المنان صاحب کبیرہ نے نظم سنائی۔ اور مکرم عبد الحمید صاحب کریم نائب قائد و جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ نے خدام الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم [illegible] صاحب ہوگلہ اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے دینی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو انعامات [illegible] خاکسار نے [illegible] اور [illegible] مطابق اپنی ساعی کو تیز کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جماعت بالستره میں قائد کا انتخاب بھی کروایا گیا۔ دعا کے ساتھ آل بنگال خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی ختم ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام اجتماعات کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

اداریہ — بقیہ صفحہ ۲

قرآن کریم پر پابندی عائد کرنے یا اس کو ضبط کر لینا اس امر کے مترادف ہوگا کہ خود مذہب اسلام کو موقوف کر دیا جاوے۔ کیونکہ قرآن (کریم) کے بغیر اس کا وجود باقی نہ رہ سکے گا۔ یہ کارروائی ناقابل خیال تصور ہے مزید برآں یہ امر حکومت ہند کے غیر مذہبیت کے مزاج سے بعید ہوگا اور یہ آئین کی دفعہ ۲۵ کے بھی منافی ہوگا۔ جو تمام اہل ملک کو اپنے اپنے مذہب کے اظہار، پیروی اور تبلیغ و اشاعت کی ضمانت دیتی ہے۔

فاضل جج کا خیال تھا کہ اس عرضی دعوے کو اسی وقت ناقابل غور قرار دے کر رد کر دینا چاہئے تھا جب یہ عدالت میں پیش کی گئی تھی اور اس طرح خود عدالت پیدا شدہ پریشانی سے محفوظ رہتی۔

اس عرضی دعوی کو جناب جسٹس باسک نے حکومت ہند اور حکومت بنگال کی خارج کرنے کی فہمائش پر یک جنبش قلم رد کر دیا جو اندرون اور بیرون ملک میں شدید اختلاف، کو ہوا دے کر بعض مقامات پر احتجاجات کا موجب بنی تھی۔

جناب جسٹس باسک نے تشریح قلمبند کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن (کریم) کے باعث آج تک کبھی عوامی امن و سلامتی درہم برہم نہیں ہوئی اور نہ ہی مستقبل میں کبھی اس نوع کے فتنہ و فساد کا امکانی خدشہ پایا جاتا ہے۔

اس کے برعکس عالی جناب نے یہ اظہار فرمایا کہ درخواست کنندہ کے اس فعل سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ اس کے اس اقدام نے مختلف مذاہب کے مابین جذبات بغض و عناد یا احساسات اختلاف رنگ انتقامی اور حسد و کینہ یا نفرت و عداوت کو تقویت و ترغیب ملی ہے۔ فاضل جج نے فرمایا کہ یہ خیال بھی بے رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ اس عرضداشت درخواست کنندہ نے تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۵۔اے کے مفہوم و مقصود کے اعتبار سے اسلام کے معتقدات کی توہین یا توہین کی سعی و کوشش کی ہے۔ یہ مذہب اسلام کے انتہائی مقدس صحیفہ کی عظمت کی بے حرمتی و توہین ہے۔

جناب جسٹس باسک نے اظہار فرمایا کہ اس عرضی کی وجہ سے [illegible] کی بے حرمتی [illegible] بامقصد درخواست کو ناقابل غور یا کلیۃً ناقابل [illegible] سمجھا جا سکتا۔

جناب جسٹس [illegible] فرمایا کہ اس درخواست [illegible] عدالت [illegible] کر [illegible] بیان حلفیاں داخل [illegible] خود اس امر کے مترادف [illegible] ہے [illegible]

جناب جسٹس باسک نے فرمایا کہ عدالت [illegible] کے معاملات میں [illegible] میں بھی [illegible] اگرچہ اس [illegible] ہو سکتی ہے [illegible] درخواست جناب جسٹس پدما کشتا [illegible] انہوں نے اس کو قبول کر لیا [illegible] فرمائیں۔ اس کے بعد فاضل جج نے بعض وجوہ کی بناء پر [illegible] کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ اور اس کو اپنی [illegible] ایسی نوع کی وجوہ اس مقدمہ کے ریکارڈ سے دریافت [illegible] البتہ اس مقدمہ کے [illegible] فاضل جج نے ایک عدیم المثال [illegible] فیصلہ فرمایا کہ اس بارہ میں [illegible] کو ایک [illegible] قابل اعتنا نہیں سمجھا یا سمجھ سکتا" (انڈین ایکسپریس ۱۸ مئی ۱۹۸۵ء صفحہ ۸ کالم ۱) ——— اس فیصلہ کو پڑھنے کے بعد خدارا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچیئے کہ مذہبی رواداری اور وسعت حوصلگی [illegible] مقام پر فائز ہیں جہاں [illegible] نے ہمیں آج سے چودہ سو سال قبل کھڑا کیا تھا اس باب میں ہم واقعی اتنا پیچھے رہ چکے ہیں کہ اپنی اصلاح کے لئے ہمیں آج قرآن سے نہیں بلکہ اغیار سے درسِ نصیحت حاصل کرنے کی ضرورت ہے ---؟ (خورشید احمد انور)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

صوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی اور تربیتی دورہ

مکرم محمد عبد الباقی صاحب ممبر تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن و قائد علاقائی صوبہ بہار تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار نے مکرم منظور احمد صاحب گجراتی نائب وکیل المال اور مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید کے ہمراہ مورخہ ۲۵/۴/۸۵ تا مورخہ ۸/۵/۸۵ اردل، بتھولی، میڈ ہبیعہ گمہا، نیر کھوٹی، مظفر پور اور پٹنہ کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ اس دوران کافی افراد میں جماعتی لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ قریبًا ہر جگہ مؤثر رنگ میں تبادلۂ خیال کا بھی موقعہ ملا۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج مرتب کرے اور سعید روحوں کو قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کی طرف سے وقفِ عارضی کا اہتمام

مکرم حامد اللہ غوری صاحب ناظم تحریک جدید و وقفِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر اطلاع دیتے ہیں کہ مقامی مجلس کے زیرِ اہتمام مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب احمدی کی سرکردگی میں مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ، مکرم سیٹھ محمد رفعت اللہ صاحب خوبی، مکرم سیٹھ محمد سبحان حسن صاحب احمدی، مکرم خلیل احمد صاحب، مکرم ذکی الدین خان صاحب معلم وقفِ جدید، مکرم عبد القادر صاحب گڈے، مکرم مجیب الرحمٰن صاحب سیوڈری، مکرم جمیل احمد صاحب بگبرگی، مکرم سیٹھ محمد انس احمد صاحب اور خاکسار حامد اللہ غوری پر مشتمل وفد نے تحریک وقفِ عارضی کے تحت دس یوم وقف کئے۔ اس سفر کے تمام اخراجات مکرم سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب احمدی نے برداشت کئے جبکہ گاڑیوں کے لئے پیٹرول کا نصف خرچ مکرم سیٹھ محمد سبحان حسن صاحب نے ادا کیا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیرًا

مورخہ ۱۵/۵/۸۵ کو بعد نماز فجر یہ تبلیغی وفد ایک کار اور ایک جیپ میں ضلع بیدر اور ضلع گلبرگہ کے دیہات میں تحریک داعی الی اللہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نکلا۔ اس دوران وفد نے علی الترتیب گلبرگہ، ہڑگی، نرنہ، چانگئیر، حیرگیا، حین چوڑ، گنجا رام، پوچارام، ترماموری، آڑکی، چیلا، ظہیر آباد اور کیپلا پور کا کامیاب تبلیغی دورہ کیا۔ ہر جگہ بفضلہ تعالیٰ کافی مقدار میں لٹریچر تقسیم کرنے کے علاوہ زبانی تبلیغ کا بھی موقعہ ملا۔ جبکہ بعض مقامات پر کامیاب جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی منعقد کئے گئے۔ حین چوڑ میں وفد کے قیام و طعام اور جلسہ سیرت النبی صلعم کے انتظام کے تمام اخراجات مکرم سیٹھ محمد ادریس صاحب نے برداشت کئے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرًا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر سعی کو بپایۂ قبولیت جگہ عطا کرے اور اس کے خوش کن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

حیدر آباد میں وسیع پیمانے پر لٹریچر کی تقسیم

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۱/۵/۸۵ کو حیدر آباد میں منعقدہ ایک ادبی مشاعرہ میں کلمہ طیبہ کے تعلق میں مرکز سے شائع ہونے والے انگریزی فولڈر کو خدام و انصار نے وسیع پیمانے پر تقسیم کیا۔ جس میں خاص طور پر قابلِ ذکر نارائن راؤ اسپیکر اسمبلی آندھرا پردیش ہیں جن سے عزیزم رئیس الدین زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ فلک نما، عزیزم غلام احمد صاحب، عزیزم شکیل احمد صاحب اور عزیزم مصطفٰی احمد صاحب ساجد پر مشتمل خدام کا وفد ملا۔ اور پاکستان میں احمدیوں پر ہو رہے مظالم سے آگاہ کرتے ہوئے ان سے درخواست کی گئی کہ وہ آندھرا پردیش اسمبلی میں ہماری آواز کو اٹھائیں۔ اس پر اسپیکر صاحب نے بتایا کہ ایسے کاموں کے لئے ہی میں اس عہدے پر فائز ہوں۔

خدام نے پاکستان کے مشہور شاعر حمایت اللہ صاحب جو پاکستانی فلموں کے پروڈیوسر اور ڈائریکٹر ہیں سے بھی مل کر یہ فولڈر انہیں دکھایا تو انہوں نے اعتراف کیا کہ پاکستان میں آج کل ایسا ہو رہا ہے۔ اور بہت عقیدت سے اس فولڈر کو اپنی نوٹ بک میں محفوظ کر لیا۔ بعض افراد تو اپنی کاروں کو روک کر اس فولڈر کو احترام سے لیتے اور ایسے اپنی آنکھوں سے لگا کر چومتے بھی دیکھا گیا۔ عزیزم سیٹھ یوسف،

حمد الدین صاحب، محترم مولوی سراج الحق صاحب، مکرم مولوی شیخ محمود احمد صاحب انیس، مکرم اندیس صاحب اور مکرم اکمال الدین صاحب، مکرم عبد الحفیظ صاحب پینٹر نے بھی ماہ مئی کے اوائل میں حیدر آباد و سکندر آباد کے مختلف علاقوں میں پہنچ کر اس فولڈر کو تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ کیرنگ کے زیرِ اہتمام یوم التبلیغ

مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ لکھتے ہیں کہ لوکل جماعت کی طرف سے مورخہ ۱۳/۴/۸۵ کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اس پروگرام میں کل ۹ گروپ شریک ہوئے۔ اور خدا کے فضل سے بہت اچھے رنگ میں تبلیغی کام سرانجام دیئے۔ تبلیغی وفد نے باگھر ماری، راؤت پاڑا، اٹری، سبیرہ پور، تونا پاڑا، ترتول، چالوساہی، دیوگی، پاری، کھیدا، نیلی، پلی، تراپوٹی، پان برج، اگھر ماری، سردوا، سوناکھلا، بن مالی پور، سری پاڑا، کھجوریا پاڑا، خوردہ اور کنک پرشاد وغیرہ دیہات میں کامیاب تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تبلیغی پروگرام بہت کامیاب رہا جس میں تقریبًا ۲۵ افراد نے حصہ لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جماعت احمدیہ شموگہ کی تبلیغی مساعی

مکرم مولوی صغیر احمد صاحب طاہر اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۱/۱۲ دسمبر کو شموگہ میں تبلیغی جماعت کی طرف سے آل کرناٹک اجتماع کا انعقاد ہوا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مسجد احمدیہ شموگہ کے بورڈوں پر مختلف احادیث و قرآنی آیات نیز بزرگانِ امت کے اقوال درباره صداقت مسیح موعودؑ تحریر کئے گئے۔ جس کے نتیجہ میں بعض مسلمان ہماری مسجد میں تشریف لائے اور مختلف موضوعات پر کلمہ طیبہ لکھا دیکھ کر خوش ہوئے جماعت کی تبلیغی مساعی کو سراہا۔ نیس کمیٹیہ وغیرہ پر خدام نے پانچ صد کے قریب پمفلٹ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ سوالات کے جواب دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو ثمر آور بنائے اور خدام کو حضور کے منشاء کے مطابق تبلیغِ اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) کی تبلیغی مساعی

مکرم سید عارف احمد صاحب نائب صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) اطلاع دیتے ہیں کہ گذشتہ دنوں مکرم مولوی محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید اور مکرم مولوی سید نعیم الدین صاحب انسپکٹر بیت المال کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان دونوں کی سرکردگی میں ایک تبلیغی وفد تیار کیا گیا جس نے بلوا ٹالی، ترکولیا، اریراج اور جامع مسجد وغیرہ مقامات پر پہنچ کر پیغامِ حق پہنچایا اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بعض سنجیدہ افراد سے دوستانہ ماحول میں تبادلۂ خیال بھی ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ تبلیغی پروگرام امید سے بڑھ کر کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

مجلس خدام الاحمدیہ نونہ مٹی کے زیرِ اہتمام تربیتی اجلاس

مکرم نسیم احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نونہ مٹی (کشمیر) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸/۵/۸۵ کو بعد نماز عشاء مقامی مجلس کے زیرِ اہتمام ایک شاندار جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تمام احبابِ جماعت نے شرکت کی۔ جلسے کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کا ایک کیسٹ بھی سنایا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر کے زیرِ اہتمام تربیتی اجلاس

مکرم محمد رفیق صاحب بٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر رقمطراز ہیں کہ مقامی مجلس کا ایک تربیتی اجلاس مورخہ ۳ مئی کو بعد نماز عشاء زیرِ صدارت مکرم قائد صاحب علاقائی منعقد ہوا۔ تلاوت کلامِ پاک مکرم گلزار احمد صاحب نے کی۔ عہد خود صدر جلسہ نے دہرایا۔ نظم مکرم حبیب اللہ صاحب گنائی نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے وقفِ عارضی کی تحریک سے خدام کو مطلع کیا اور چندہ مجلس، چندہ تعمیر ایوانِ خدمت اور چندہ مشکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے بعد مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء نے بعض تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ مکرم عبد الحی صاحب معلم وقفِ جدید نے تبلیغ کی اہمیت واضح کی۔ مکرم عبد السلام صاحب صدر جماعت احمدیہ ریشی نگر نے تربیتی پہلو پر زور دیا۔ آخری تقریر صدرِ اجلاس مکرم قائد صاحب علاقائی نے کی۔ آپ نے مجلس کے مختلف شعبوں کی اہمیت واضح کی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کے بعد مجلس عاملہ کی میٹنگ بھی منعقد ہوئی جس میں مختلف امور کا جائزہ لیا گیا۔

دورہ جات انسپکٹران وقفِ جدید

برائے صوبہ اڑیسہ، بہار، تامل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک، آندھرا اور مہاراشٹر

مورخہ ۱-۷-۸۵ سے مندرجہ ذیل انسپکٹران وقفِ جدید دورہ کر رہے ہیں۔ تمام عہدیداران اور مبلغین و معلمین کرام سے کامل تعاون کی درخواست ہے۔
انچارج وقفِ جدید قادیان

پروگرام دورہ مکرم محمد عارف صاحب نائب انچارج وقفِ جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱-۷-۸۵	پوری	۱۰-۸-۸۵	۱	۱۱-۸-۸۵
کٹک	۳-۷-۸۵	۱	۴	کٹک	۱۱	۱	۱۲
بھدرک	۴	۳	۷	پارادیپ			
سورو	۷	۲	۹	موسابنی مائنز	۱۲	۷	۱۹
ہلدی پورا	۹	۱	۱۰	مہوکھنڈانہ	۱۹	۱	۲۰
تاراکوٹ	۱۰	۱	۱۱	راوڑکیلہ	۲۰	۱	۲۱
کٹک	۱۱	۱	۱۲	جمشید پور	۲۱	۲	۲۳
سونگھڑہ	۱۲	۲	۱۴	رانچی بسطیہ	۲۳	۱	۲۴
کیندرہ پاڑا	۱۴	۱	۱۵	بھاگلپور	۲۴	۳	۲۷
کیرڈاپلی	۱۵	۴	۱۹	برہ پورہ	۲۷	۱	۲۸
پنکال	۱۹	۳	۲۱	مونگھیر	۲۸	۱	۲۹
کوٹ پلہ	۲۱	۱	۲۲	پکوڑ	۲۹	۱	۳۰
تالبرکوٹ	۲۲	۱	۲۳	بھاگلپور	۳۰	۱	۳۱
نغتیہ پاڑہ	۲۳	۱	۲۴	بلاری	۳۱	۱	۱-۹
ارکو پٹنہ	۲۴	۱	۲۵	خانپور ملکی	۱-۹	۲	۳-۹
کٹک	۲۶	۴	۳۰	پٹنہ	۳	۲	۵
کیرنگ	۳۰	۵	۴-۸-۸۵	مظفر پور	۵	۲	۷
خوردہ	۴-۸	۱	۵	آرہ	۷	۱	۸
نریگاؤں	۵	۱	۶	اردل	۸	۱	۹
نیاگڑھ	۶	۱	۷	گیا	۹	۱	۱۰
رانیاکوڑا	۷	۱	۸	قادیان	۱۱-۹-۸۵	—	—
بھوبنیشور	۸	۲	۱۰	—	—	—	—

پروگرام دورہ مکرم محمد اکرم صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱-۷-۸۵	یادگیر	۲۳-۷-۸۵	۵	۲۸-۷-۸۵
مدراس	۳-۷-۸۵	۳	۶	گلبرگہ	۲۹	۱	۳۰
سیلاپالم	[illegible]	۱	۷	حیدرآباد	۳۰	۵	۴-۸
نونوکورین	۷	۱	۸	سکندرآباد	۴-۸	۲	۶
شنکرن کوئل	۸	۱	۹	جڑچرلہ	۶	۱	۷
کوڈار	۹	۱	۱۰	محبوب نگر	۷	۱	۸
بنگلور	۱۰	۵	۱۵	وڈمان	۸	۱	۹
مرکرہ	۱۵	۳	۱۸	چنتہ کنٹہ	۹	۱	۱۰
ساگر	۱۸	۱	۱۹	چندہ پور	۱۰	۱	۱۱
سوریب	۱۹	۱	۲۰	کاماریڈی	۱۱	۱	۱۲
ہبلی	۲۰	۱	۲۱	حیدرآباد	۱۳	۲	۱۵
سیدگام	۲۱	۱	۲۲	بمبئی	۱۵	۶	۲۱
[illegible]	۲۲	۱	۲۳	پونہ	۲۱	۲	۲۳

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
بمبئی	۲۳-۸-۸۵	۱	۲۴-۸-۸۵	قادیان	۲۶-۸-۸۵	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱-۷-۸۵	موریاکنی	۲۴-۷-۸۵	۲	۲۶-۷-۸۵
موگرال منجیشور	۳-۷-۸۵	۲	۵	منارگھاٹ	۲۶	۱	۲۷
پینگاڈی	۵	۴	۹	کوڈیاتھور	۲۷	۲	۲۹
کوڈالی	۹	۵	۱۴	کالیکٹ	۲۹	۲	۳۱
مٹانور	۱۴	۱	۱۵	چیلاکرا	۳۱	۱	۱-۸
کینانور	۱۵	۲	۱۷	اتراپورم	۱-۸	۱	۲
کڈالی	۱۷	۱	۱۸	ارناکلم	۲	۲	۴
کالیکٹ	۱۸	۴	۲۲	آلیپی	۴	۳	۷
پتھ پریم	۲۲	۱	۲۳	کرونا گاپلی	۷	۲	۹
الانور	۲۳	۱	۲۴	قادیان	۱۱-۸-۸۵	-	-

فطرانہ اور عید فنڈ

فطرانہ یہ وہ صدقہ ہے جو نمازِ عید الفطر سے پہلے ادا کرنا ضروری ہے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ ابتدائے رمضان المبارک میں ہی صدقۃ الفطر کی ادائیگی کر دی جائے۔ تاکہ غرباء اور مساکین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔ اسلامی احکامات کے مطابق ہر مسلمان مرد۔ عورت اور بچے خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں صدقۃ الفطر ادا کرنا فرض ہے۔ جو شخص خود اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے بلکہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچے کا صدقۃ الفطر ادا کرنا بھی فرض ہے۔

صدقۃ الفطر کی شرح ہر شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ مقرر ہے۔ جو کم و بیش پونے تین سیر گندم کے برابر بنتا ہے۔ پنجاب میں موجودہ ریٹ کے مطابق پونے تین سیر گندم کی قیمت مبلغ پانچ روپے بنتی ہے۔ سالم صاع کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی افضل ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع کے مطابق ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت غلہ کی مقامی قیمت کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتے ہیں۔

صدقۃ الفطر کی رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن جن جماعتوں میں اس صدقہ کے مستحق افراد نہ ہوں تو ایسی رقوم مرکز میں بھجوائی جائیں۔ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرنے کی صورت میں جمع شدہ رقوم کا ⅓ حصہ بہرحال مرکز میں بھجوا دیا جائے اور ⅔ حصہ مقامی غرباء میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

عید فنڈ یہ فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے اگرچہ ابتداء میں اس کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی گئی تھی۔ لیکن اب جب کہ احباب جماعت کی آمدنیاں بہت بڑھ چکی ہیں۔ اس فنڈ کو ایک روپیہ فی کس تک محدود رکھنا مناسب نہیں ہے۔ بلکہ ہر فرد جماعت کو حسب توفیق عید فنڈ زیادہ سے زیادہ ادا کرنا چاہیئے اس فنڈ میں جمع شدہ پوری رقم مرکز میں بھجوائی جائے۔ اس رقم میں سے بھی مقامی ضروریات کے لئے خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو ان فرائض کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہر آن حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دعا۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناہید بشارت زوجہ چند یوم سے پریشان سے بیمار ہے۔ عزیزہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے نیز خاکسار کی اہلیہ اُمید سے ہے بہ آسانی فراغت۔ نیک صالح اولاد نرینہ کے لئے بزرگان و احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا قبل کارروائی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۲۷۸۱ ۔ میں منیر احمد ولد مکرم نذیر الدین صاحب مرحوم قوم سونیا پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶}{۴}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ تنخواہ ۳۰۰۰ روپے ٹیڈ ولپا ایک عدد مالیت اندازاً ۱۰۰۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ ماہوار تنخواہ کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی ادائیگی کرتا رہوں گا۔ اس طرح ریسٹ ولپا کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ آئندہ جو بھی جائیداد یا آمد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید	منیر احمد	منظور احمد منور

وصیت نمبر ۱۲۷۸۲ ۔ میں امرہ بیگم بنت احمد حسین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶}{۸}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے مبلغ پانچ سو روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس ایک گھڑی ہے جس کی قیمت ۱۲۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
احمد حسین والد موصیہ	امرہ بیگم	بشیر احمد

وصیت نمبر ۱۲۷۸۳ ۔ میں عزیزہ مبارکہ بنت احمد حسین صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶}{۸}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے مبلغ ۳۰۰ روپے بطور جیب خرچ ملتے ہیں میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میرے پاس گھڑی ہے جس کی قیمت ۸۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
احمد حسین والد موصیہ	عزیزہ مبارکہ	بشیر احمد

وصیت نمبر ۱۲۷۸۴ ۔ میں قمر النساء بنت محترم بہادر خان صاحب درویش مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۶}{۸}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں آجکل بطور سیکرٹری لجنہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان میں کام کرتی ہوں۔ جس سے ماہوار مبلغ ۵۰۰ روپے ملتے ہیں۔ میں اپنی آمد کا تاحیات ہر ماہ $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر میں مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی جس پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
قمر النساء بنت محترم بہادر خان درویش مرحوم	قمر النساء	قاضی شاہد احمد ولد قاضی عبد الحمید صاحب درویش

وصیت نمبر ۱۲۷۸۵ ۔ میں سلمیٰ سلطانہ کوثر زوجہ محمد اکبر صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنارس صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۵}{۸}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے البتہ درج ذیل منقولہ جائیداد ہے میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

۱۔ چوڑیاں طلائی وزنی $\frac{۱}{۲}$ ۱ تولہ ۲ عدد مالیتی	۲۴۰۰۔۰۰
۲۔ جھومر طلائی وزنی $\frac{۱}{۲}$ تولہ ۲ عدد	۹۰۰۔۰۰
۳۔ ٹاپس طلائی ۲ عدد وزنی $\frac{۳}{۴}$ تولہ	۱۴۰۰۔۰۰
۴۔ انگوٹھیاں طلائی ۳ عدد وزنی $\frac{۳}{۴}$ تولہ	۱۱۰۰۔۰۰
۵۔ لاکٹ مع چین وزنی ۱ تولہ	۱۸۰۰۔۰۰

اس کے علاوہ محکمہ صحت میں ملازمہ ہوں جس سے مجھے فی الحال ماہوار ایک ہزار روپے کی آمد ہوتی ہے میں اس کے بھی $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اسی طرح میرا مہر مبلغ ۲۰۰۰ روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میری کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اور آمد پیدا ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے ہی حاوی ہوگی۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد	سلمیٰ سلطانہ کوثر	محمد اکبر نائب ناظر بیت المال آمد

وصیت نمبر ۱۲۷۸۶ ۔ میں مریم صدیقہ بنت محترم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۵}{۸}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ایک عدد انگوٹھی طلائی قیمت ۲۵۰۰ روپے (۲) ایک عدد طلائی زنجیر ۷ گرام قیمت ۵۰۰۰ روپے (۳) ایک عدد پازیب نقرئی قیمت ۱۷۰۰ روپے (۴) کانوں کی تیلیاں قیمت ۴۰۰ روپے کی قیمت ۹۱۰۰ روپے اس کے علاوہ میں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں کام کرتی ہوں جہاں سے مجھے ۷۵۰ روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تاحیات اپنی آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامتہ	گواہ شد
جاوید اقبال اختر	مریم صدیقہ	مظفر اقبال چیمہ

وصیت نمبر ۱۲۷۸۷ ۔ میں فریدہ بیگم زوجہ سید شوکت احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۲}{۸}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج ذیل کر دی گئی ہے:۔

(۱) ہار طلائی ایک عدد وزن ۱۰ گرام قیمت	۱۹۸۰۔۰۰
(۲) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ۵ گرام قیمت	۹۹۰۔۰۰
(۳) پازیب چاندی ۲ عدد ۳۰ گرام قیمت	۱۰۰۔۰۰
(۴) ایک عدد گھڑی ہاتھ کی قیمت	۲۰۰۔۰۰

(۵) حق مہر بذمہ خاوند ۰۰ ـــــ ۳۰۰۰

میزان ۰۰ ـــــ ۹۱۳۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مجھے ماہانہ خاوند کی طرف سے جیب خرچ ۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۹ حصہ (جو بھی ہوگی) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز آئندہ اگر میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
سید بشارت احمد شاہ نیر ولد موصیہ	فریدہ بیگم	ساجدہ ثاقبہ احمد جادیہ

وصیت نمبر ۳۷۷۶۲۔ میں زرینہ بیگم بنت عبد الکریم صاحب قوم ملانی احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۴ ۸۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میرا کل متروکہ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ہار طلائی ۱۰ گرام قیمت	۲۸۵۰ ـــــ ۰۰
کانٹے طلائی چھ گرام قیمت	۱۱۵۰ ـــــ ۰۰
سیٹ چاندی ایک عدد مالیتی	۲۰۵ ـــــ ۰۰
پازیب چاندی مالیتی	۱۳۰ ـــــ ۰۰
انگوٹھی الیس اللہ ایک عدد چاندی	۲۰ ـــــ ۰۰
ایک عدد دستی گھڑی مالیتی	۳۰۰
میزان	۴۶۵۵ ـــــ ۰۰

میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت وصیت کرتی ہوں۔ نیز آئندہ اگر میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
عبد الکریم والد موصیہ	زرینہ بیگم	قاضی شاہد احمد
		کارکن دفتر بہشتی مقبرہ

وصیت نمبر ۳۸۴۴۱۔ میں شیخ خادم ولد شیخ آدم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸۱ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں البتہ منقولہ جائیداد میں ایک دستی گھڑی جس کی قیمت اندازاً ۴۰۰/- روپے ہوگی۔ علاوہ ازیں میں چونکہ ملازم ہوں میری ماہوار آمد اس وقت ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اپنی اس مذکورہ جائیداد و آمد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جب بھی کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اور زائد آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دوں گا۔ اور اس کے ۱/۹ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت بھی میرا جو کل ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ العمل سمجھی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم	شیخ خادم احمد	شیخ ابراہیم
انسپکٹر بیت المال آمد	موسلی بنی مائینز	صدر جماعت موسلی بنی مائینز

وصیت نمبر ۳۷۸۴۴۔ میں منصور خان ولد حکیم غنی اللہ خان صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸۱ ۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں البتہ منقولہ جائیداد میں ایک سائیکل جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۱۵۰/- روپیہ ہے اور ایک دستی گھڑی جس کی موجودہ قیمت اندازاً ۲۰۰/- ہوگی میرے پاس ہے۔ علاوہ ازیں میں چونکہ ملازم ہوں میری ماہوار آمد ۰۰۰/- روپے ہے۔ میں اس تمام منقولہ جائیداد کے ۱/۹ حصہ و آمد کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جب بھی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں گا یا آمد زائد ہوگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دوں گا۔ اور اس کے ۱/۹ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور بوقت وفات میرا جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۹ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ العمل سمجھی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد احمد ثاقب	منصور خان	ظہیر احمد خادم
ناظر بیت المال آمد		انسپکٹر بیت المال آمد

وصیت نمبر ۳۷۷۶۹۔ میں روشن آرا بیگم زوجہ مکرم شیخ احسان صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موسلی بنی مائینز ڈاکخانہ موسلی بنی مائینز ضلع سنگھ بھوم صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴/۱۰/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

طلائی زیورات ہار۔ کان کے پھول۔ وزنی تین تولہ قیمتی	۶۰۰۰ ـــــ ۰۰
نقرئی زیور کمر کی پٹی چوڑی ہاتھ کی پازیب وزنی ۸۰ تولہ قیمتی	۱۶۰۰ ـــــ
حق مہر بذمہ خاوند	۴۵۲۵ ـــــ ۰۰
میزان	۱۲۱۲۵ ـــــ ۰۰

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں سال ۱۹۸۴ء سے ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۴ء سے نافذ کی جائے۔ نیز اگر میں نے مزید جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

گواہ شد	العبدہ	گواہ شد
شیخ احسان	روشن آرا بیگم	شیخ ابراہیم

صدقہ۔ ابتلاؤں سے محفوظ رہنے کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آفات۔ مصائب اور ابتلاؤں سے نجات کے لئے توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ صدقہ و خیرات کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صدقہ و خیرات کرتے رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ صدقہ و خیرات کرتے رہنے سے جہاں ایک آدمی مصائب و مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے وہاں اس کے اموال۔ کاروبار۔ رزق میں بھی اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر برکت ڈال دیتا ہے۔ صدقہ و خیرات کرتے رہنا ایک سچے مسلمان اور سچے احمدی کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا باعث ہے۔ صدقات کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ فرمایا:-

" خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور احباب کی تکلیفیں دور ہوں۔ اس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی۔ وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو۔ صدقات بہت دیا کرو۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاں دعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہماری جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں رکاوٹوں کے پیش نظر ایک اہمیت رکھتا ہے اور جماعت کے ہر مخلص دوست کا فرض ہے کہ وہ حضرت اقدس کے ارشاد کی اہمیت کا پوری طرح احساس کرتے ہوئے کثرت سے صدقات دینا شروع کر دے۔ اور ساتھ ہی جماعت کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔ ایسی رقوم مرکزی فنڈ میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

"أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273963

CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279 205

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندوں کو ٭ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

جی-ایم الیکٹرک ورکس کمپنی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

٭ الیکٹریکل انجینئرس ٭ لائسنس کنٹریکٹرس ٭ الیکٹریکل ورکنگ ٭ موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C/10 LAKMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA
FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون

BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۰۸
فتح میدان
حیدر آباد-۵۰۰۰۲۹

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

23-5222
23-1651 } ٹیلیفون نمبرز:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگولین- کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے ایمبیسڈر ٭ بیڈ فورڈ ٭ ٹرکیں HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

"محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲- ٹپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.
SHED NO. C-16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE:- OFFICE:- 800
RESI.:- 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY -8.

ریگزین، فوم، چمڑہ، ٹنس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔ اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲/۵ بی پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۶ — فون نمبر ۴۳۲۷۱۶

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ:- کریسنٹ احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیولن ڈیلر۔ مینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر:- 294

"حق اور کام میں ایمانداری اختیار کریں" (ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)	الٰہ الیکٹرانکس انڈسٹریل روڈ اسلام آباد (کشمیر)

ایجنٹ ریڈیو۔ ٹیپ ریکارڈ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کا بیان اور سیلز سروس!

"ہر ایک شخص کی کامیابی محنت پر ہی ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303. (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI :- 12 CANNANORE :- 4498.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- 42301

یونائیٹڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ شاپ (آغا پورہ)

۲۸۷-۱-۱۴/۱ سعید آباد، حیدرآباد (آندھرا پردیش)

قرآن شریف ہر ایک قسم کی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔ (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر:- 42315 — ٹیلیگرام:- "ALLIED"

الائیڈ ٹریڈرز

سپلائرز آف کیمیکلز، لیبارٹری، ہارڈویئر وغیرہ

نمبر ۲۲/۳/۶ ... حیدرآباد ۲ (آندھرا پردیش)

بد رسمی ایک سخت بلا ہے

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ریگزین، ہوائی چپل، نیز پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!